ورفعنا لک ذکرک

رسالہ

مجالس میلاد النبی بابتہ سنہ ۱۳۴۶ھ

مصنفہ

مولوی محمد شمس الدین صاحب صدیقی منصف

وظیفہ یاب حسن خدمت ساکن محلہ کالی کمان

مطبوعہ شمس الاسلام پریس

تعداد طبع (۳۰۰) ۲۰ محرم ۱۳۴۷ھ اشاعت ۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد مجالس میلاد النبی صلعم

تمہید

صدر کمیٹی مجالس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک پر بارھویں کی شب روشنی اور وعظ و پند و نصائح اور حصول خیر و برکات وادائے نوافل واطعام غرباء و اظہار مسرت کے لیے جو مقرر کی گئی وہ ہر طرح مستحسن اور قابل مبارک باد عمل ہے اور بادی النظر میں اس سے جو فوائد مترتب ہوئے وہ حسب ذیل ظاہر ہوئے ہیں:-

(۱) مسلمانوں کا ایک نیک کام پر بلا عذر اتفاق کر لینا۔

(۲) عام خیالات کے لحاظ سے معقول روشنی کا ہونا اور پبلک کا

ان جلسوں سے دلچسپی پیدا کر کے نیک کاموں میں شریک ہو جانا

(۳) علمائے و فضلاء کا مصروف وعظ ہونا اور اس کے اثر سے بے نمازی مسلمانوں کا پابند صوم و صلوٰۃ ہو جانا اور نشہ کا چھوڑنا اور افعال ذمیمہ سے محترز ہونا۔

(۴) صدہا قرآن شریف کا ختم ہونا لاکھوں درود کا پڑھا جانا اور نوافل کا بکثرت ادا کرنا۔

(۵) ہزارہا غرباء کو کھانا کھلانا اور کثیر بیواؤں کو کھانے اور کپڑے کا دیا جانا اور یتیم لڑکوں کے لئے سامان نوشت و خواند کا مہیا کر دینا اور معذوروں پر غلہ کا تقسیم کرنا یہ سب امور ایسے ہیں کہ جن کا اس سے بہتر کوئی مصرف نہیں ہو سکتا۔

(۶) ہندو مسلمانوں کی شرکت سے جلسہ کا ہونا اور بعض ہندو اصحاب کے اصرار سے زبان ملکی یعنے مرہٹی و کنڑی میں سرکار دو عالم کے اخلاقی حالات کا سننا اور اس سے متاثر ہونا مسٹر کیقباد مہتمم پولس ضلع کا جلسۂ میلاد کا منعقد کرنا اور ختم قرآن و وعظ کے بعد مسلمانوں کو مدعو کر کے ضیافت کرنا ہر طرح قابل تحسین ہے۔

(۷) محض وعظوں کی مجالس میں شریک ہونے اور سرکار دو عالم کے اخلاق حسنہ اور اسلام کی صداقت کے حالات سننے سے غیر اقوام کا مشرف بہ اسلام ہونا یا غیر مذہب کے تعلیم یافتہ اصحاب کا صداقت اسلام اور رسول عربیؐ کی پاکیزہ تعلیم پر تحسین اور تصدیق کرنا بلاشبہ قابل مبارک باد ہے۔

(۸) جلسوں کے زمانہ میں سرکس و سینما و ناٹک کی آمدنی میں کمی ہونا اور تماشائیوں کا مرجوعہ گھٹ جانا ضرور قابل مسرت ہے۔

(۹) عموماً سب جلسوں میں علماء و فضلاء و واعظین و مقررین کا برکات عہدِ عثمانی کے حالات کا اظہار کرکے خلوص سے خداوند عالم کی بارگاہ میں بصد عجز و انکسار اپنے آقا حضرت ظل سبحانی نواب میر عثمان علیخان آصف جاہ بہادر کی درازی عمر و اقبال و بقائے سلطنت و فتح و نصرت کی دعا مانگنا اور شاہزادوں و شاہزادیوں کی درازی حیات کے لئے دست بہ دعا ہونا اور ہزارہا حاضرین کا آمین آمین کہنا قابل فخر اور لائق تحسین امر ہے اللّٰھم زد فزد

مولوی محمد اکبر علی صاحب مالک اخبار صحیفہ کی قدیم تحریک اور

دیرینہ آرزو اور مولوی میر مصاحب علی صاحب معتمد مجلس میلاد النبی کی
خالص سعی اور بے حد کوشش بالآخر بارآور ہوئی جس کا تفصیلی حال
رسالہ ہذا میں مذکور ہے اس لئے مسلمانوں کے پاس یہ دونوں حضرات
مستحق شکریہ ہیں۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا کام کیا جاتا ہے
یا کوئی تحریک پیش کی جاتی ہے تو اس سے اختلاف کرنے والے بھی
ضرور ہوتے ہیں چنانچہ ان جلسوں کے انعقاد کے وقت پر بھی اختلاف
موجود تھا۔ لیکن محرک اور بانی کی نیک نیتی کی وجہ سے مسئلہ پاس ہو گیا
اور کامیاب رہا۔ بات یہ ہے کہ میلاد مبارک کے جلسوں سے مقصود
بالذات رجوع الی اللہ و محبت رسول و اتفاق مسلماناں ہے روشنی
اس کا ایک ضمنی فعل ہے۔

وا ۔ واعظین میں جناب نواب صدر یار جنگ بہادر اور
نواب ناظر یار جنگ بہادر اور نواب اکبر یار جنگ بہادر ہر طرح
مسلمانوں کے طبقہ میں ہر دل عزیز اور قابل عزت و احترام ہیں باوصف
سرکاری تعلق ملازمت کے آپ صاحبوں نے دن رات میں دو دو
تین تین دفعہ مختلف جگہ اور مختلف اوقات میں اپنے وعظ اور مفید

پند و نصائح سے مسلمانوں کو مستفید فرمایا۔ مولوی سید محمد بادشاہ صاحب قادری اور مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل کے اوقات عزیز بھی وعظ گوئی میں بہت صرف ہوئے ان حضرات نے محض اظہار شوکت اسلام اور خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرائض کی انجام دہی میں بہت سا وقت صرف کیا اور چونکہ آپ دونوں ایک ہی شیخ کے فیض یافتہ ہیں اس لئے مسلمانوں میں ان حضرات کو خاص مقبولیت حاصل ہے اس موقع پر مولوی سید سلیمان صاحب ندوی بھی اتفاقاً وارد بلدہ تھے انھوں نے بھی جلسہ ہائے میلاد مبارک میں متعدد جگہ وعظ فرمایا۔

خدا کا شکر ہے کہ ایسے عظیم الشان جلسہ ہائے میلاد کے موقع پر اتفاق سے جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی تشریف فرمائے بلدہ ہوئے حیدرآباد کے لوگوں نے آپ کی تشریف فرمائی کو نعمت غیر مترقبہ سمجھا۔ میلاد مبارک کے ہر بڑے جلسہ میں آپ کو تکلیف دی گئی آپ نے مسلمانوں کی درخواست کو خوشی سے منظور فرمائی اور اپنے مواعظ حسنہ اور دل نشین پند و نصائح اور لاجواب

تمثیلات و دلچسپ حکایات سے لوگوں کو مستفید فرمایا حاضرین ہمہ تن
گوش بنکر سنتے رہے اور ہر مقام و تمثیل پر مرحبا اور سبحان اللہ کہتے گئے
حضرت خسرو دکن مدظلہ العالی نے بھی خاص توجہ سے وعظ سنا اور
کلمات تحسین فرمائے۔

جناب مولوی محمد عبد القدیر صاحب بدایونی و مولوی مصباح الاسلام
صاحب میرٹھی اور حضرت غوثی شاہ صاحب اور مولوی سیّد
عبد المجید صاحب دہلوی اور مولوی شیخ محمود صاحب وغیرہ نے
بھی وعظ فرماکر لوگوں کو شکریہ کا موقع دیا۔

قاری فخر الدین صاحب و قاری عبد الکریم صاحب و قاری
سالم صاحب مکی و قاری خیر اللہ صاحب نے بھی قرأت سنا کر
حاضرین کو مسرور کیا۔ قاری فخر الدین صاحب وہ قاری ہیں جنکی
قرأت کو اعلیٰحضرت دام ملکہ بھی پسند فرماتے اور مکرر پڑھنے کا حکم
دیتے ہیں۔

حبیب اللہ صاحب اور اکرام الدین صاحب کی نعت خوانی
بھی موجب مسرت سامعین تھی اضلاع و تعلقات و قصبات میں

جن جن اصحاب کی سعی وکوشش سے جلسے کامیاب رہے۔ خدائے تعالیٰ ان کو خوش وخرم رکھے۔ آمین۔

جن جلسوں کا ذکر رسالۂ ہٰذا میں کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ بلدہ وحوالی بلدہ میں اٹھتر جلسے ہوئے اور اضلاع وتعلقات و جاگیرات میں چھیاسی جلسوں کا انعقاد ہوا ان جلسوں کے علاوہ اور بھی جلسے ہوئے جن کی اطلاع اخبار صحیفہ کو نہیں دی گئی یا جن جلسوں کے انعقاد کا ہم کو علم نہیں ہوا۔

ف ۲ انجمن مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی طے ہوا کہ چند عنوانات کا اعلان کیا جائے ہر عنوان پر جس کا مضمون سب سے اعلیٰ ہو (جس کا انتخاب بذریعۂ ایک کمیٹی کے کیا جائے) مضمون نگار کو انعام دیا جائے اور مضمون کو پبلک میں شائع کیا جائے اس لئے حسب ذیل چار عنوان کا اعلان کیا گیا جو ملک سرکار عالی کے لئے مختص ہوں منجملہ ان کے دو عنوان کے مضمون نگار کو منجانب نواب ناظر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ پچاس پچاس روپیہ کا اور باقی دو عنوان کے مضمون نگار کو منجانب حاجی سیٹھ مولانا صاحب

ساکن سکندرآباد پچاس پچاس کا انعام دیا جائے گا۔

عنوانات خاص برائے ملک سرکار عالی

(۱) مکہ معظمہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کے حالات اور ان کے آثار۔

(۲) مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کے حالات اور اُن کے نتائج۔

(۳) حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اور ان کے نتائج۔

(۴) اسوۂ حسنہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس کے علاوہ حسب ذیل عنوان کا اعلان بیرون ملک سرکار عالی کے لئے خاص کیا جاتا ہے۔ بیرون ملک کے لئے ایک سو روپیہ کلدار کا انعام منجانب ڈاکٹر میجر خواجہ معین الدین صاحب ناظم طبابت سرکار عالی دیا جائے گا۔

عنوان مضمون عام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کے حالات اور ان کے نتائج۔

وصول مضامین کے لئے آخری تاریخ ۷ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ مقرر کی گئی۔
انجمن اصلاح مسلمانان گلبرگہ کی جانب سے بھی دو انعامات کا اعلان ہوا، مضمون پر بلا لحاظ طلبہ و تعلیم یافتہ اشخاص دونوں خامہ فرسائی کر سکتے ہیں بہترین مضمون نگار کو بیدری کام کی ایک ایک قیمتی گلاس انعام دیجائے گی مضامین کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) نواب صدر یار جنگ بہادر کی مؤلفہ کتاب "اسوہ حسنہ" کا تلنگی ۔ یا کنڑی یا مرہٹی ترجمہ ۔ اصلی اردو کتاب مرکزی انجمن اسلامیہ باغ سید عبدالرزاق صاحب ترپ بازار حیدرآباد دکن سے مل سکتی ہے۔

(۲) آب حیات یا آب کوثر یا آب وہوا یا آبا واجداد یا آبادی کے متعلق قرآنی آیات واحادیث کا تذکرہ۔

ف مجلس میلاد النبی میں عنوانات مشتہرہ کے لحاظ سے جو مضامین وصول ہوے تھے ان میں سے حسب ذیل امیدواروں کے مضامین کو مجلس انتخاب نے قابل انعام قرار دیا۔

(۱) محمد عبدالقیوم خاں صاحب متعلم جماعت ایم ۔ اے عثمانیہ کالج
(۲) محمد غوث صاحب متعلم جماعت بی ۔ اے عثمانیہ کالج۔

(۳) میر تہور علی صاحب معتمد اعزازی انجمن انصار الصُفّہ مغلپورہ۔
(۴) فیض محمد صاحب صدیقی متعلم جماعت بی اے عثمانیہ کالج۔
(۵) جمیلہ خاتون صاحبہ سُہیل منزل نگینہ ضلع بجنور یو پی۔

بالآخر بتاریخ ۷ رجمادی الثانی ۱۳۴۶ھ نماز جمعہ کے بعد مکہ مسجد میں تمام حاضرین کے روبرو انعامات تقسیم کئے گئے اور نمبر ۵ کا انعام ذریعہ منی آرڈر بھیجدیا گیا اس موقع پر نواب ناظر یار جنگ بہادر نے نہایت اچھی تقریر کی اور سرکار دو عالمؐ کے حالات سے واقف ہو کر سیرت نبیؐ لکھنے پر لوگوں کو متوجہ کیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ ۸۴ شخصوں نے مضامین لکھے تھے جن میں صرف پانچ اصحاب قابلِ انعام قرار پائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

چونکہ یہ رسالہ مجالس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر
مشتمل ہے اس لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات کا اندراج
بھی ضرور ہے اخبار صحیفہ مورخہ دوم ربیع المنور ۱۳۴۶ھ میں ایک مضمون
سرکار دو عالم کے حالات میں بہت مختصر لیکن مفید اور صحیح لکھا ہوا دیکھا
گیا۔ اس لئے یہاں بجنسہ اسکی نقل کیجاتی ہے۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ دنیا کی سی بادشاہت رکھتے
تھے نہ کوئی تنخواہ پانے والی فوج۔ ازواج مطہراتؓ کے لئے نہ کوئی عالیشان
حرم سرا تھا نہ خادموں کے لئے کوئی چھاؤنی نہ کوئی درباری ساز و سامان تھا

نہ کوئی سکہ۔ تمام تکلفات سے مُبّرا معمولی مکانوں میں سادہ زندگی بسر
کرتے تھے تمام عمر فقر و فاقہ میں بسر ہوی دشمنوں کے ساتھ سرکار کا ایسا عمدہ
سلوک ہوتا تھا کہ دشمن خود منفعل ہو جاتے تھے سخاوت کا یہ حال تھا
کہ کہیں سے صبح ہزار ہا روپے آئے شام تک دیتے دیتے ایک حبّہ باقی
نہ رہا۔ شہنشاہ کا بستر مُبارک جس پر استراحت فرماتے تھے ٹاٹ کا تھا آپ
بوُریے پر سوُجاتے تھے اور بوریے کا نقش آپ کی پیٹھ پر جم جاتا تھا مساوات
کا یہ حال تھا کہ لونڈی غلاموں کے ساتھ ملکر کھانا کھاتے تھے اور ان کے
کاروبار میں شریک ہو جاتے جس کام کو خود کر سکتے تھے اس کے کرنیکے لیے
غلام کو ہرگز نہ فرماتے ہر معاملہ میں خود تکلیف اٹھاتے دوسروں کو تکلیف
سے محفوظ رکھتے تھے ایسے فقید المثال شہنشاہ تھے کہ جن کے پاس نہ زر
تھا نہ جواہر لیکن ساری دنیا کے حاکم تھے سرکار کے اسوۂ حسنہ و اخلاق نے
قلوب مسخر کرلئے تھے سب کا طبعی میلان آپ کی جانب تھا ادنی سے
ادنیٰ اعلیٰ سے اعلیٰ آپ کا خادم ہو جاتا تھا آپ نے بڑے بڑے بادشاہوں
کو اسلام کی دعوت دی آپ نے روحانی جسمانی اخلاقی ہر قسم کی تعلیم دی
قلیل مدت میں ایسے باکمال اصحاب پیدا ہو گئے جو دنیا کے تمام لوگوں پر

فوقیت اور برتری رکھتے تھے مثلاً خالد بن ولید۔ ابو عبیدہ بن الجراح
سعد بن ابی وقاص۔ عمرو بن العاص۔ عبد الرحمٰن بن سمرہ وغیرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم فنون جنگ میں اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے حضرت ابو بکر صدیق
حضرت عمر حضرت عثمان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیاست
میں اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت سلمان فارسی
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص و حضرت عبد اللہ بن عمر وغیرہ رضی
و ولایت و معارف رکھتے تھے حضرت عبد اللہ بن مسعود زید بن ثابت
عبد اللہ بن عباس و عائشہ صدیقہ ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہم قوانین کے حافظ و ماہر تھے اسی طرح کئی اشخاص فضل و
وریاضت تجارت وصنعت و مساحت کے ماہر تھے عرب کے غیر
غیر تعلیم یافتہ ایسے کامل اُستاد بن گئے کہ دُنیا کا کوئی شخص ان کے علم
فضل کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا (سرکار کے فیض یافتہ حضرات کا بھلا کون
مقابلہ کرے گا) غرض یہ کوہستانی ریگستانی باشندے موجودہ او
آئندہ نسلوں کے لئے آفتاب ہدایت ہو گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کی تعلیم کا یہ نتیجہ نکلا کہ عرب میں نفاق و افتراق باقی نہ رہا عرب

ہی پر کیا موقوف ہے دنیا کے ہر گوشہ سے جہالت خانہ جنگی دور ہو گئی"

ف ۱ - حیدرآباد خیر البلاد میں اگرچہ میلاد النبیؐ کی مجلسیں قدیم زمانہ سے ہوا کرتی تھیں لیکن مبارک عہد عثمانی میں اس قدر کثرت سے شاندار طریقہ سے ہونے لگی تھیں کہ ۱۳۴۲ھ میں ایک خاص رسالہ کی اشاعت کی ضرورت ہوی ۔ چنانچہ مجالس میلاد النبیؐ کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا گیا جس میں جلسوں کی تفصیل اور واعظین کا طریقہ بیان بتایا گیا لیکن سال حال میں جس وضع ترکیب اور خاص اہتمام اور مفید طریقوں سے جلسوں کا انعقاد ہوا ہے اس کے اظہار کے لئے بھی ایک خاص رسالہ کی ترتیب کی ضرورت داعی ہوی ہے خلاصہ یہ ہے کہ سال حال کے جلسوں کی نوعیت سنین گذشتہ کے جلسوں کی نوعیت سے جداگانہ ہے ۱۳۴۲ھ میں مسلسل تین مہینے تک مختلف مقامات پر مختلف تاریخوں میں جلسے ہوتے رہے اتحاد عمل نہ تھا لیکن سال حال میں صدر مجلس میلاد النبیؐ کی ہدایت وارشاد سے بارھویں کی شب میں بغرض اتحادِ عمل شہر بھر میں ہر غریب و امیر و عہدہ دار و تاجر کے کاشانہ و کوٹھی و بنگلے و مکان و دکان پر کثرت سے روشنی کی گئی اور لوگوں نے کثرت

مجالس وعظ و قرآن خوانی اور درود و سلام کے پڑھنے و اطعام غرباء و خیر و حسنات کے کاموں میں شب گزاری۔ اضلاع والوں نے بھی اس کی تقلید کی وہاں بھی روشنی و اطعام غرباء و تقسیم پارچہ جات و عطائے نقدیات سے کام لیا گیا اور طالب علموں کو نصابی کتابوں کے دلانے اور سلٹ و تختیوں کے دینے میں بھی فیاضی کی غرض سال رواں کے جلسے بہت بارونق اور نفع بخش ثابت ہوئے اتحاد عمل پر سبھوں نے زور دیا اور عمل بھی کیا اس قسم کے جلسوں سے جو فوائد حاصل ہوئے۔ دیباچہ میں اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

غرض عید میلاد کے موقع پر اظہار مسرت کے جو طریقے اختیار کئے گئے وہ ہر طرح مستحسن اور قابل تحسین تھے ہمارے ملک کے علاوہ میلاد مبارک کی خوشی کا اظہار دیگر ممالک اسلامی میں بھی اعلیٰ پیمانہ پر ہوا اب تو یورپ کے مسلمانوں بھی اس کو اختیار فرمایا ہے چنانچہ اس دفعہ پیرس کی مسلمان آبادی میں نہایت شاندار پیمانہ پر اور پورے رسوم کے ساتھ جشن مولود النبی منایا گیا مسجد میں افریقی، ترکی، ایران اور ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک مجمع کثیر تھا۔ (انڈین ڈیلی میل)

رانچی میں بھی عید میلاد کی تقریب میں ایک ڈنر پارٹی ترتیب دیگئی تھی جس میں خاص بات یہ تھی کہ ہندو اور عیسائی بھی اس پارٹی میں شریک تھے یہ پہلا موقع ہے کہ رانچی میں اس قسم کی پارٹی ترتیب دی گئی تھی۔ آنریبل سر فخرالدین وزیر تعلیمات صدر نشین تھے آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اس کارروائی سے مختلف فرقوں کے مابین اچھے تعلقات میں اضافہ ہوگا جس کی اس وقت بہت زیادہ ضرورت ہے ملاحظہ ہو مشیر دکن مورخہ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ ہجری۔

لکھنؤ میں دکانات کی آرایش بازارات میں چراغان محافل میلاد کا انعقاد علمائے فرنگی محل کی مبارک کوشش کا نتیجہ ہے ٹونک میں جو شاندار خوشی منائی جاتی ہے وہ والی ریاست کی خوش اعتقادی کا نتیجہ ہے ہندوستان چھوڑ کر دنیائے اسلام پر نظر کیجیے تو ممالک اسلامیہ میں بہت سے ایسے شہر ہیں جہاں عید میلاد صحیح طور پر منائی جاتی ہے مثلاً قسطنطنیہ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہاں اس تقریب میں ہر سال کئی لاکھ روپیہ مفید کاموں اور نیز روشنی و آرایش پر صرف کیا جاتا ہے مصر کے متعلق مولانا شبلی نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ مصر والوں کو حقیقت میں

اس بات پر ناز کرنا چاہئے کہ مولد کے اصلی معنی اگر سمجھے تو انہی نے سمجھے ہیں
یہاں مولد کا طریقہ یہ ہے کہ شہر سے باہر ایک وسیع خطۂ زمین
جس کو ایک معزز خاتون نے اسی کام کے لئے وقف کردیا ہے اس
میدان میں تین طرف نہایت ترتیب اور سلیقہ سے خیمے اور شامیانے
نصب ہوتے ہیں اور بیچ کی زمین بطور صحن کے چھوڑ دیجاتی ہے صحن بالکل
دائرہ کی ہیئت میں ہوتا ہے اور اس کے چار طرف وسیع جھنڈیاں کھڑی
کیجاتی ہیں خیمے اور شامیانے چونکہ عموماً بادشاہوں اور امرائکے ہوتے
ہیں نہایت تکلف اور نفاست سے آراستہ کئے جاتے ہیں ہر بادشا اور
امیر اپنا خیمہ جداگانہ طرز سے آراستہ کرتا ہے جھاڑ فانوس کی روشنی ہوتی
ہے اور کثرت سے ہوتی ہے ہر خیمہ میں شربت یا چاے اور کوئی اس قسم
کی چیز ہر وقت مہیا رہتی ہے جس وقت کوئی شخص اگرچہ وہ عام تماشائی
ہو خیمہ میں داخل ہوتا ہے فوراً چاے یا شربت سے اس کی تواضع
کیجاتی ہے خدیو کا خیمہ جس میں ان کی طرف سے ان کا نائب شریک
ہوتا ہے سُرخ ہوتا ہے اور نہایت پُرشان اور پر رونق ہوتا ہے ہر خیمہ
میں خاص گروہ کے فقراء اور صوفیاں جمع ہوتے ہیں اور اپنے اپنے طریقے

موافق ذکر کرتے ہیں پہلی تاریخ سے یہ اجماع شروع ہوتا ہے اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور یہاں تک کہ بارھویں کی شب کو اس قدر ہجوم ہوتا ہے کہ کشمکش سے جگہ نہیں ملتی صبح کو سب لوگ خصوصاً نائب الحکومت قاضی مفتی شیخ الازہر مشہد حسین میں جمع ہوتے ہیں اور ایک عالم واعظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھتا ہے ولادت کے ذکر کے وقت معمول کے موافق قیام ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد مجلس ختم ہو جاتی ہے یہ طریقہ مجھ کو اس وجہ سے بہت پسند آیا کہ آنحضرت صلعم کی ولادت پر جوش اور مسرت کا اظہار رہونا چاہئے وہ اسی طریقہ سے ہونا چاہئے۔

ف ۲ خدا کا شکر ہے کہ غیر برہمن نوجوانوں کی انجمن نے بھی میلاد النبی صلعم کا جلسہ منایا ہند واخبار (مدراس) ناقل ہے کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یوم ولادت کی تقریب میں غیر برہمن نوجوانوں کی لیگ نے ایک عام جلسہ کیا حاضرین کی تعداد کثیر تھی اس میں مسلمان بھی شامل تھے جلسہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ اور تعلیم اور ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں ہوئیں راجہ پناگل صدر نشین تھے موصوف نے کہا کہ آج ہم رسول اعظم کا یوم ولادت منانے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں

اس صوبہ میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات ہندوستان کے دوسرے صوبوں سے بہتر ہیں اور ان کے مابین حسن اعتماد سب سے زیادہ ہے دوران تقریر میں یہ بھی کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کو ایک ایسا مذہب قائم کرنے کا شرف حاصل ہے جو عملی زندگی میں اور عقیدہ کی رُو سے بھی جمہوری و دستوری ہے اور جس مذہب کو حضورؐ نے رائج فرمایا اس کا دنیا میں اعلیٰ ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے کچھ شک نہیں کہ یہ مذہب بڑھتا اور پھیلتا جائے گا بشرطیکہ اس کے پیرو اس کے نفیس ترین تعلیمات پر عامل رہیں۔ پادری مسٹر بٹین نے بعد میں تقریر کی اور کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ضمیر کی آزادی اور مذہبی رواداری دوسرے مذاہب کے پیروں کے ساتھ بھائیوں کی طرح رہنے کے لئے ضروری ہے میں مسلمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان میں والیۂ بھوپال جیسی خاتون موجود ہیں ہندو مسلمانوں کے مسائل کا تصفیہ عزم صمیم چاہتا ہے اس کے بعد سر کے دی ریڈی نے تقریر کی اور کہا کہ ہندوستان اُن ممالک میں سے ایک ہے جن کو مسلمانوں نے فتح کیا اور جس کو انھوں نے اپنے مستقل قیام سے عزت بخشی اس لئے ان کی طرف بھی

برادرانہ ہاتھ بڑھایا جانا چاہیئے برسوں سے ہم اکھٹے بسر کر رہے ہیں
اور ہمیں اس صوبہ کی رواداری اور حسن معاملہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے
کہ جن ہنگاموں نے شمالی ہندوستان کو ذلیل کر رکھا ہے ان کا
یہاں نام و نشان بھی نہیں ملتا اسلام کے دو تین اصولوں نے میرے
دل میں اس کی عزت کو بہت بڑھایا ہے۔

(۱) اول یہ کہ اسلام کوئی مہر لگی ہوی کتاب نہیں اور نہ یہ گورکھ دھندا
ہے اس کے اصول اور تعلیمات اس قدر صاف اور مشرح اور ان کی
توضیح و تشریح اس قدر ہو چکی ہے کہ ہر شخص ان کی خوبیوں سے واقف ہو گیا
(۲) دوسری شئی جس کو میں بے حد قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں
اسلام کا انتہائی جمہوری نظام ہے جس میں بندہ و آقا کالے گورے
برہمن غیر برہمن اور چھوت اچھوت کی کوئی تمیز نہیں مسلمانوں کے مابین
کامل مساوات کا دور دورہ ہے مجھے افسوس ہے کہ ہندوؤں پر امتیازات
اور ذات پات کی لعنت مسلط ہے۔

مسٹر اے راما سوامی مدلیار نے بھی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کی تعلیمات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حضور کی تعلیم کا ماحصل توحید باری تعالےٰ

اور مساوات انسانی ہے ایک دوسرے مذہب سے ناواقفیت اور غلط فہمی ہندو مسلم اختلاف کا باعث ہے چند اور مقررین کی تقریروں کے بعد یہ مبارک جلسۂ صدر کے شکریہ پر ختم ہو گیا (ہمدرد دہلی)۔

ف ۳ اس سال ایک مہینہ قبل منجانب مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقدہ حیدرآباد دکن ایک اعلان شائع ہوا تھا کہ مسلمانوں کے لئے عید میلاد النبیؐ ایک نعمت عظمیٰ ہے لہٰذا اس عید میں جس قدر اظہار مسرت کیا جائے موجب سعادت و باعث خیر و برکت ہے، اتحاد عمل اور خلوص نیت کے ساتھ اس پر عمل فرمایا جائے اور اس کے ساتھ نظام العمل بھی شائع کیا گیا اور اخبارات میں بھی اس کی اشاعت عمل میں آئی ملاحظہ ہو صحیفہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ صفر ۱۳۴۶ھ اس کے علاوہ منظر عام پر بھی خوش خط جلی حروف کے مطبوعہ اعلانات چسپاں کئے گئے اور بڑے مقوے پر اعلانات چپکا کر مساجد میں اور نیز بڑے بڑے تاجروں کے دکانات اور سرکاری دفاتر کے مکانات کے صدر دروازہ پر آویزاں کئے گئے۔ اس کے بعد اوائل ربیع الاول میں ایک مختصر اعلان شائع کیا گیا کہ شب دوازدہم شریف میں جو لوگ غیر معمولی

برقی روشنی کرانا چاہتے ہوں ان کو چاہیئے کہ بہت جلد اپنے کنسومر کے نمبر کے ساتھ محکمۂ برقی کو تحریری اطلاع کردیں کہ کس قدر بلب روشن کرانا چاہتے ہیں تاکہ محکمۂ موصوف اس کے لحاظ سے قوت برقی کا انتظام فرما سکے۔

اس کے بعد ایک اور اعلان کے ذریعہ سے عوام مطلع کئے گئے کہ روشنی کے ڈبے اور گلاس وغیرہ کی سربراہی کے لئے حاجی طیب علی صاحب اور برقی سامان کے لئے محمد احمد صاحب تاجر اور چاندنی وشطرنجیوں اور ظروف پخت وپز کے لئے روشن علی صاحب اور یوسف الدین صاحب ومنیر الدین صاحب مالکان کمپنی آمادہ ہیں غرض مجلس میلاد النبیؐ کے مفید مشوروں اور ہدایات پر مسلمانوں نے عمل کیا۔

بربنائے تحریک صدر مجلس میلاد النبیؐ قبل ختم ماہ پیشگی تنخواہ کا عطا کرنا سرکار نے منظور فرمایا اور تعطیل میلاد النبیؐ جمعہ کو واقع ہونے سے منجانب سرکار معاوضہ تعطیل بھی مرحمت ہوا۔

۴ غرۂ ربیع الاول سے بارھویں تاریخ تک روزانہ بعد عشا

حضرت موسیٰ صاحب قادری کے احاطہ میں مولوی سید وحید صاحب قادری اور محلہ اُردو میں بعد عصر مولوی ملک محمود شاہ صاحب قادری اور محلہ پنجہ شاہ میں بعد مغرب مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل اور بنی خانہ مولوی خیر المبین صاحب میں دن کے دس بجے مولوی احمد خیر الدین صاحب صدیقی نے وعظ کہا اور مسجد نیار پٹی قدیم نیز جامع مسجد بلدہ میں بھی روزانہ وعظ ہوتا رہا۔ اور بنی خانہ موصوف میں دن کے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک اور پھر رات کے دس بجے سے گیارہ بجے تک حضرت پیر طریقت مولانا سید جماعت علیشاہ صاحب نقشبندی کا وعظ ہوتا رہا۔

ف ۵ مکہ مسجد میں روزانہ بعد عشا بارھویں تک منجانب سرکار حسب ذیل واعظوں نے وعظ کہا۔

(۱) مولوی سجاد علی صاحب۔ ۳ و ۴ ماہ ربیع الاول۔

(۲) مولوی زاہد حسین صاحب ۵ و ۶ " "

(۳) مولوی عبد الرؤف صاحب ۷ و ۸ " "

(۴) مولوی بشیر احمد صاحب ۹ و ۱۰ " "

(۵) مولوی عبد القادر صاحب صوفی گیارھویں شب

ف ۶ اس سال عید کی عظمت واہمیت کے احساسات میں جو تدریجی اضافہ ہوا ہے وہ مجلس میلاد النبی صلعم حیدرآباد دکن کی کوششوں کا ثمرہ سمجھا جا سکتا ہے مجلس مذکور کے بانی و معتمد مولوی میر مصاحب علی صاحب ضیائی نے اپنا خانگی وقت اور تعطیل کا زمانہ کامل دلچسپی و عقیدت سے اس مقصد کو کامیاب بنانے میں صرف کیا اور بلا لحاظ روز و شب اپنے ساتھیوں کو لیکر کام کیا۔ تاجروں میں جو احساس تھا اس کو بڑھانے میں مفت کے سامان روشنی اور دیگر سہولتوں کی بہم رسانی نے بڑا کام کیا اس کے علاوہ سرکار عالی متعالی کی مربیانہ ہمدردی نے سونے پر سہاگا چڑھا دیا۔ چونکہ دو تین سال سے ایک قسم کی پژمردگی سی چھائی ہوی تھی لہذا لوگوں نے فراخ دلی سے تحریکات مجلس میلاد کا خیر مقدم کیا اور جوش عقیدت سے عید البلاد میں حصہ لیا۔

آغاز ربیع المنور سے نہ صرف جگہ جگہ مجالس وعظ اور قرآن خوانی کا انعقاد ہونے لگا بلکہ ایک ایک حلقہ میں اس حلقہ کی آرایش و روشنی کا تہیہ بھی کیا جانے لگا اور جہاں تک معلوم ہو سکا اس کام کے لئے کوئی باقاعدہ چندہ بھی کسی دفتر یا محلہ میں اس طور پر نہیں جمع کیا گیا کہ جس سے کسی پر کوئی جبر ہو اور کسی کو شکوہ شکایت کا موقع ملے۔

روشنی روشنی کا سامان جس قدر بھی حیدرآباد میں مہیا تھا وہ عیدالمیلاد سے چند روز پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ روشنی کے رنگین ڈبے جو حاجی طیب علی صاحب وغیرہ کے یہاں پچاس ہزار یا اس سے زیادہ تھے مکانوں کی چھتوں پر رکھے جا چکے تھے ان کے سوا رنگین مہین کاغذی گلاس بنا بنا کر بھی گلاسوں اور مٹی کے بتیوں کو سنوارا گیا تھا۔ برقی گولے اور بلب جس قدر دکانوں میں تھے صرفہ میں لائے جا چکے تھے ان کا کرایہ اس قدر گراں کر دیا گیا تھا کہ آٹھ آٹھ آنے فی بلب کے حساب سے لوگ لے گئے تھے۔ روشنی کا خاص مرکز ہر چند مکہ مسجد تھی لیکن عموماً اکثر بڑی چھوٹی مسجدیں بھی تھوڑی بہت روشنی سے جگمگا رہی تھیں اور تاجروں کے حلقے میں ہر چند چار مینار سے نئے پل تک روشنی کا کہیں جواب نہ تھا۔ تاہم چوک۔ افضل گنج۔ ترپ بازار۔ آبد کی شتاب سے گرام اسکول تک حویلی قدیم سے ٹیپو خاں کی مسجد تک عیسی میاں کے بازار کا چوراہا یہ سب خاص طور پر روشن تھے۔

آرائش شہر میں مختلف حلقوں کو کاغذی بیرقوں سے

سجایا گیا تھا۔ دو رویہ مکانوں کی چھتوں سے باندھی گئی تھیں
دکانداروں نے کاغذی گل بوٹے رنگین ٹٹیاں اور کمانیں بھی
اپنی دوکان پر لگائی تھیں زرد کپڑے پر "نشان عشق محمد رسول اللہ"
کے الفاظ سیاہی میں چھاپ کران کو جھنڈیاں بنائے گئے تھے
بعض ایسی عاشقانہ جھنڈیاں کئی اشعار پر بھی مشتمل تھیں۔

مکہ مسجد مکہ مسجد میں ہر سال عموماً وہ بلوری جھاڑ اور
کنول وغیرہ روشن کئے جاتے تھے جو وہاں
ہمیشہ موجود رہتے ہیں۔ اس سال اس عادتی روشنی میں بہت
اضافہ کردیا گیا تھا۔ بڑے دروازے کے سر پر اور چہرہ پر
بھی روشنی تھی اندر داخل ہوتے ہی اذاں کے دونوں مینار بھی
رنگین انڈوں سے آراستہ تھے۔ مقبرۂ سلاطین آصفیہ کی کنگرہ پر
گولوں کی لڑی دکھلا رہی تھی۔ مکہ مسجد کے صحن کے درختوں پر ہرے
نیلے لال سفید گولے چڑھا دئے گئے تھے۔ مسجد کی پیشانی پر رنگین
ڈبوں کی کئی قطاریں جمادی گئی تھیں۔ درمیانی کمان میں ایک چوکھٹا
خاص صنعت سے تیار کرکے نصب کیا گیا تھا جس میں یہ شعر آئینہ کاری سے

نمایاں ہوتا تھا ؎

عقدۂ عثماںؔ شدہ حل از قدومِ پاکِ تو
وقتِ مشکل اے شہِ مشکلکشا خوش آمدی

صفت یہ تھی کہ شعر کی چاروں طرف چوکھٹے میں بلب لگائے گئے تھے وہ یکے بعد دیگرے روشن اور فوراً گل ہوتے تھے ہر وقت صرف ایک ہی بلب روشن ہوتا اور طرفۃ العین میں گل ہو کر اپنے بازو والے کو روشن کر دیتا تھا۔ اس طرح روشنی اس چوکھٹے شعر کی چاروں جانب تیزی سے گردش کھا رہی تھی۔

چارمینار و چارکمان

چارمینار اور کمانوں پر محمد احمد صاحب تاجر نے اپنے صرفہ سے روشنی کرائی تھی۔ گلزار حوض بھی نورانی بنایا گیا تھا۔ کٹسالیوں اور میوہ فروشوں کی دوکانوں کے سامنے ٹٹیاں نصب کرا کے مظہر اللہ صاحب انجنیر پائیگاہ نے روشنی کرائی تھی۔

چوک کا گھنٹہ گھر اور ٹیپے مل کا مینا

چوک کے گھنٹہ گھر کی روشنی خواجہ اسمٰعیل صاحب بیرسٹر نے

کرائی تھی۔ نئے پل کے مینار پر متصل تاجروں نے کی تھی۔ نئے پل کے دروازہ کی سیدھے بائیں چھوٹی کمانوں پر دو شعر لگائے گئے تھے۔ جو سید مظہر اللہ صاحب نے تیار کرائے تھے۔

مرحبا اے مظہر صدق و صفا خوش آمدی
اے مدار کن وکاں وصل علی خوش آمدی

دار ہستی بے تو تیرہ چوں شب دیجور بود
جلوہ افروز جہاں شمس الضحیٰ خوش آمدی

قدیم عدالت العالیہ صدر شفاخانہ عثمانیہ

قدیم عدالت العالیہ کی دیوار پر نہایت باقاعدہ برقی روشنی نواب محمد شرف الدینخان صاحب ناظم عدالت آرایش بلدہ نے کرائی تھی۔ اور صدر شفاخانہ عثمانیہ پر جمعدار دلی داد خاں صاحب مندوزئی نے بڑے پیمانہ پر اپنے ذاتی صرفہ سے کرائی یہ روشنی چونکہ لب رود موسیٰ تھی خاص بہار دے رہی تھی۔ سنا کہ سٹی کالج کی عمارت پر بھی روشنی کرنے کی بعض حوصلہ مندوں نے کوشش کی تھی۔ لیکن برقی سامان کی نایابی مانع رہی اور گلاسوں کی روشنی کے لئے ارباب مدرسہ راضی نہ ہوسے۔ امرائے پائیگاہ میں سے نواب سر آسمانجاہ بہادر او نواب سر خورشید جاہ بہادر نواب سر وقار الامراء بہادر کی دیوڑھیوں پر

نیز معین الدولہ بہادر کی اقامت گاہ سرور نگر اور نواب لطف الدولہ بہادر کے قیام گاہ پھسل بنڈے پر بھی روشنی کی گئی تھی۔ نواب سالار جنگ بہادر کی دیوڑھی کی کمانیں بھی جگمگا رہی تھیں۔ بادشاہی عاشور خانہ کی کمان پر ڈبوں کی روشنی محمد چاند صاحب اکشنرر نے اور گلزار حوض کی برقی روشنی جسے موسیٰ صاحب اکشنرر نے کرائی تھی۔ نواب مکرم الدولہ بہادر کی دیوڑھی اور روبرو کی کمان پر منجانب اسٹیٹ نواب صاحب روشنی کرائی گئی۔

محمد عارف صاحب مددگار برقی نے مساجد میں اور نیز مکانات و دکانات پر روشنی کرانے والوں کے لئے ممکنہ طریقہ سے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں نہایت محنت اور سرگرمی کے ساتھ تکمیل کار کے برقی میں بہت دلچسپی لی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس قدر کثیر روشنی کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

محمد احمد صاحب تاجر چار کمان نے بھی اس عظیم الشان جلسہ کو کامیاب بنانے میں بہت محنت کی اور بے حد دلچسپی سے کام لیا اور نہایت شوق کے ساتھ خود بھی زیادہ اہتمام کیا اور دوسروں کو

بھی ممکنہ امداد دہی سے دریغ نہیں کیا۔ شاہ راہ کی اور نیز محلہ جات کی تقریباً
تمام مساجد میں کثرت سے قرآن کے ختم ہوے تمام شب تقریباً تمام
مکانات اور دکانات میں میلاد خوانی یا قرآن خوانی یا اسی قسم کے
اشتغال رہے شب بھر ہی خیر و برکت کی آوازیں آتی رہیں۔ عزیز کمپنی
کے مالک نے بھی برقی روشنی سے کلمہ طیبہ کا اظہار کیا مولوی غلام اکبر خان
صاحب اکبر یار جنگ بہادر اور مولوی میر مصاحب علی صاحب معتمد صدر مجلس
میلاد مبارک کے مکانات بھی بقعۂ نور بنے ہوے تھے۔ غرض مسلمانوں
میں اتحاد عمل کا خوب جوش تھا اور یہی ان کا فعل قابل مبارکباد ہے

ہجوم خلق اللہ

سرشام ہجوم خلایق کا وہ عالم تھا۔ جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے شانہ سے شانہ چھلتا تھا۔
شہر کی اندرونی آبادی بالکلیہ ان بڑے سڑکوں پر جمع ہوگئی تھی جس کی
روشنی و آرایش نظر آتی تھی۔ پرانی حویلی سے مکہ مسجد تک سڑکوں پر
بے انتہا اژدہام تھا جسکی وجہ سے ٹکسال کے محلہ کی گلاسوں کی ٹٹیاں
قایم نہ رہ سکیں اور دس بجے بعد نکال لینی پڑیں گرد و غبار کا ایک عجیب
عالم تھا پیدل چلنے والوں کو تھوڑا سا راستہ طے کرنے میں بھی گھنٹوں لگجاتے

تھے ہجوم میں عورتیں بچے سب ہی داخل تھے موٹر کاریں جس قدر بھی تھیں یا
مقررہ سے بہت زیادہ رزق پیدا کر رہی تھیں اور ان میں چار چار کے عوض
سات سات آٹھ آٹھ آدمی بیٹھ کر جاتے آتے دکھائی دیتے تھے بہتیرے لوگ
موٹر کاریں کرایہ پر حاصل کرنے میں ناکام رہے ہو گئے۔ موٹر کار والوں نے
شام سے نصف شب تک خوب کرایہ کمایا۔ اس کے بعد بھی صبح تک
ان کے کاروبار کسی قدر ارزانی سے جاری تھا۔ سکندرآباد تک لوگ جاکر
سیر کرتے تھے شہر پر بلندی سے نظر ڈالنے سے ایک عالم گرد و غبار بلند نظر
آتا تھا۔ مکہ مسجد سے دروازہ پل نو تک کئی جگہ دکانداروں نے میلاد خوانی
کی جماعتیں قائم کر رکھی تھیں اور شب بیداری کے لئے سڑکوں پر چائے کے
دیگچے چڑھا دئے گئے تھے کہیں کہیں کھانے پکائے جاتے تھے۔ بہرحال صبح
تک لیلۃ المیلاد مختلف کیفیات و احساسات و نظارہ جات کا مجموعہ
بنی رہی اور طلوع صبح صادق نے مصنوعی مسرتی روشنی کے عوض قدرتی
اجالا پھیلانا شروع کیا۔

سواری شاہانہ بمکہ مسجد

رات کے دس بجے کے قریب ذات مبارک
شاہانہ داخل مکہ مسجد اور جماعت کثیر کیساتھ

شریک نماز عشا ہوئی۔ بعد عشا قصیدۂ بردہ شریف پڑھا گیا اور قرأت ہوئی اس کے بعد مراجعت عمل میں آئی۔ بعد ازاں مکہ مسجد صبح تک واعظوں اور میلاد خوانوں اور عامۃ المسلمین کا مشغلہ گاہ بنی رہی۔

یوم المیلاد

صبح سے سڑکوں کی صفائی اور آبپاشی کی جاتی رہی جو لوگ شب بیداری میں مصروف رہے وہ آرام و رفع ضروریات کے لئے منتشر ہو گئے۔ دس بجے کے قریب سواری مبارک حضور اقدس مع شاہزادگان بلند اقبال وارکان اسٹاف دغیرہ داخل مکہ مسجد ہوئی خطبہ المیلاد پڑھا گیا اور سلامی کی توپیں جو محلہ مبارک سے سر کی گئیں۔ بعد ازاں قصیدۂ بردۂ شریف و قرأت وغیرہ اس کے بعد آثار مبارک علاقہ نیازات و خانقاہ حضرت شاہ خاموش قدس سرہٗ سے مشرف ورفاتحہ قبور سلاطین سے فارغ ہو کر بارہ بجے معاودت عمل میں لائی گئی تاکہ نماز جمعہ مسجد عامہ باغ میں ادا فرمائی جائے معلوم ہوا کہ کنگ کوٹھی مبارک میں علماء اور مشائخین کی دعوت دی گئی تھی۔ بازار میں مسلمان تاجروں کی دکانیں عموماً بند رہیں اور اس طور پر اس سال کی لیلۃ المیلاد نے ایک روح افروز جان پرور ایمان افزا نظارہ دلوں میں منقوش و مرتسم کر دیا۔

جلسہ ہائے میلاد النبی بلدہ میں

ف ۷ - بتاریخ ۱۱ ربیع المنور گیارہ بجے دن کے مولوی محمد خیر المبین صاحب مرحوم کے بنی خانہ میں حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب کا وعظ ہوا۔ اعلیحضرت بھی مع شاہزادوں و خدم وحشم کے تشریف فرما تھے ایک گھنٹہ کے بعد معاودت عمل میں آئی۔

ف ۸ بعد عصر ولیداد خاں صاحب کے مکان پر حضرت سید جماعت علی شاہ صاحب کا وعظ ہوا۔

ف ۹ بعد عصر مسجد افضل گنج میں نواب صدر یار جنگ بہادر نے وعظ فرمایا شب بھر روشنی رہی مسلمانوں کا اجماع رہا۔

ف ۱۰ - اور ۱۰ ربیع الاول کو بعد مغرب مدرسۂ آصفیہ میں نواب صدر یار جنگ بہادر نے تقریر فرمائی۔

ف ۱۱ - محمد چاند صاحب کے ہراج خانہ میں ۱۱ ربیع الاول سنہ ۴۶ کو بوقت صبح الطعام احباب کا جلسہ تھا شب میں خوب روشنی ہوی مولوی سید اعظم علی صاحب صوفی کا وعظ ہوا لوگ بکثرت موجود تھے وعظ کے بعد

مولود خوانی ہوتی رہی۔

ف ۱۲ بازار عیسیٰ میاں میں بہ مسجد صلابت علی صاحب مولوی محبوب الحسن صاحب کا وعظ ہوا۔

ف ۱۳ کاچی گوڑہ میں مولوی سید عبدالمجید صاحب دہلوی نے وعظ کہا

ف ۱۴ بتقریب میلاد النبی مسجد قدرت اللہ صاحب میں بھی جلسہ ہوا

ف ۱۵ مدرسہ انیس الغربا نامپلی میں ختم قرآن مجید ہوا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کئے گئے۔

ف ۱۶ مسجد ساجدہ بیگم محلہ مغلپورہ میں وعظ و ختم قرآن شریف کا جلسہ ہوا۔

ف ۱۷ بعد عصر مسجد گولی گوڑہ چمن افضل گنج میں سید محمود صاحب مفتی کا وعظ ہوا۔

ف ۱۸ ۱۱ ربیع المنور کو رات کے ۹ بجے تاجران سمت چادر گھاٹ کی جانب سے نظامیہ ہوٹل کے احاطہ میں بصدارت نواب اکبر یار جنگ بہادر جشن میلاد منعقد ہوا ڈاکٹر ناظر یار جنگ بہادر مولوی سید شبیر حسین صاحب مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل و خلیفہ عبدالحکیم صاحب و مولوی

عبد البصیر صاحب کی تقریریں ہوئیں وہاں کی آرایش وہاں کی روشنی وہاں کا منظر وہاں کا سلیقہ قابل تحسین اور لایق دید تھا۔ مولوی میر مصاحب علی صاحب بانی جلسہ کا مکان بقعہ نور بنا ہوا تھا سکندرآباد کی جامع مسجد اور وہاں کے دیگر بڑے بڑے تجار کے مکانات و دکانات کی روشنی و آراستگی بھی قابل داد تھی۔

ف ۱۹ نواب رسول یار جنگ بہادر کے مکان پر ۱۲ ربیع الاول کو جلسہ میلاد منعقد ہوا برقی روشنی سے محلہ سارا منور ہوگیا تھا۔ نامور علما کا وعظ ہوا

ف ۲۰ ۱۴ ربیع المنور کو بعد عشا بیرون دروازہ دبیرپورہ عقب کچہری صدر امین صاحب متعدد اصحاب کے وعظ و تقریریں ہوئیں

ف ۲۱ بتاریخ ۱۶ ربیع المنور باہتمام ذوقر نیازات مبارک مسجد افضل گنج میں جلسہ میلاد منعقد ہوا نماز عشا کے بعد سے شب کے دو بجے تک وعظ ہوتا رہا حسب ذیل اصحاب نے وعظ کہا:۔

(۱) مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل (۲) مولوی سید غوثی شاہ صاحب (۳) مولوی مصباح الاسلام صاحب (۴) مولوی شیخ محمود صاحب (۵) محمد بدر الدین صاحب صدیقی

وعظ کے بعد مولود شریف اور پھر ختم قرآں ہوا روشنی بھی معقول تھی۔ تقریباً بارہ سو آدمیوں کا مجمع تھا۔

ف ۲۲ تباریخ ۱۸ ربیع المنور بعد عصر مسجد غوثیہ میں زیر تالاب میر جملہ جلسۂ میلاد النبی منعقد ہوا۔

ف ۲۳ اور اسی تاریخ بعد نماز مغرب محلہ چنچل گوڑہ عقب مسجد عباد اللہ شاہ صاحب میں جلسہ ہوا۔

ف ۲۴ اسی تاریخ بعد نماز عشا مسجد متصل پل چادر گھاٹ محفل میلاد النبی منعقد ہوی۔

ف ۲۵ تباریخ ۱۹ ر بعد نماز جمعہ اشرف المدارس ترپ بازار میں جلسۂ میلاد منعقد کیا گیا وعظ ہوا اور قرائتیں ہویں۔

ف ۲۶ تباریخ ۲۰ ربیع الاول مسجد دار الشفا میں بصدارت نواب ناظر یار جنگ بہادر محفل میلاد منعقد ہوی وعظ ہوا اور نعت خوانی و تقریریں ہویں شب کے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

ف ۲۷ ۲۰ ر ربیع المنور کو شام کے ساڑھے پانچ بجے مولوی سید جمال الدین صاحب مہتمم باغ عامہ کے سکونتی بنگلہ پر مولوی سید مظہر احمد صاحب

انجمن علاقہ پائیگاہ کی جانب سے بہ تقریب عید المیلاد اٹ ہوم ترتیب دیا گیا۔ جس میں سرکار عالی کے حکام اور بعض بڑے تجار اور ذی وجاہت اصحاب شریک تھے چھ بجے سے مغرب تک قرأت اور نعت خوانی ہوئی مولوی محمد عبد المجید صاحب نے بھی مختصر تقریر کے بعد ایک نعت سنائی مغرب کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تک مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب شیروانی صدر یار جنگ بہادر نے نہایت موثر اور بصیرت افزا تقریر فرمائی جس کے اختتام پر مجلس برخاست ہوئی۔

ف ۲۸ لال دروازہ و شاہ علی بنڈہ کے باشندوں کی جانب سے جلسہ میلاد النبیؐ کا انعقاد عمل میں آیا۔

ف ۲۹ ۲۴ ربیع المنور کو شام کے چار بجے سے شب کے گیارہ بجے تک جہاں نما میں بصدارت نواب ناظر یار جنگ بہادر جلسہ میلاد منعقد ہوا جہاں وعظ و نعت خوانی و ختم قرآن و مولود کیا گیا۔

ف ۳۰ اسی دن مسجد سعد و بنے واقع اندرون دروازہ دبیر پورہ میں مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل نے وعظ فرمایا۔

ف ۳۱ ۲۲۔ ربیع المنور کو بوقت شب نواب رفعت یار جنگ بہادر

وظیفہ یاب ناظم عطیات سرکار عالی نے اپنے مسکن واقع سوماجی گوڑہ میں تقریب میلاد النبی بڑے پیمانہ پر ضیافت میلاد ترتیب دی تھی کھانے سے پہلے قرأت اور نعتیہ نظمیں پڑھی گئیں کھانے کے بعد نواب صدر یار جنگ بہادر نے رفع اختلاف فرقہ داری پر نہایت مدلل و دل نشین تقریر فرمائی۔

عہدہ داروں کے مجمع میں عہدہ داری کا وعظ و تقریر بوثر ہوسکتی ہے

۳۲ بتاریخ ۲۷ ربیع المنور یوم شنبہ بصدارت نواب اکبر یار جنگ بہادر محلہ شاہ گنج کی مدینہ مسجد میں جلسہ میلاد منعقد ہوا پہلے نواب صدر یار جنگ بہادر نے وعظ فرمایا آپ کے بعد نواب ناظر یار جنگ بہادر نے تقریر فرمائی ہم کو یاد ہے کہ اس روز نواب ناظر یار جنگ بہادر پورا وقت ہائی کورٹ میں صرف فرمایا برخاست کے بعد علی آباد والوں نے اپنی ہاں کی مجلس میں چلنے کی استدعا کی۔ آپ بلا عذر وہاں چلے گئے وہاں سے شب کے ساڑھے آٹھ بجے مدینہ مسجد تشریف لائے اور بعد ختم تقریر نو بجے گھر واپس گئے۔ اس کے بعد نواب اکبر یار جنگ بہادر کی تقریر شروع ہوی بہادر ممدوح نے "رحمۃ للعالمین" کو اپنا موضوع

قرار دیکر ڈیڑھ گھنٹہ تک سرکار دو عالم کے اخلاق و عادات کو دلنشیں
طریقہ سے بیان فرماتے رہے لوگوں نے نہایت خوشی اور دلچسپی سے
بیان سنا ابھی لوگ مزید حالات سننے کے منتظر تھے کہ بڑی رات
ہوجانے سے آپ نے اپنے بیان کو ختم فرمادیا۔ مسجد میں برقی روشنی
خوب کی گئی تھی اور انتظام بھی اچھا تھا

ف ۲۳ ۔ بتاریخ ۲۶ ماہ ربیع المنور بعد نماز جمعہ جامع مسجد بلدہ
میں عثمان علی صاحب اجارہ دار کارہائے برقی نے جلسۂ میلاد اپنے
صرفہ سے منعقد کیا شب میں مسجد کے صدر دروازہ اور صحن اور اندرونی
حصہ میں بجلی کے انڈوں کی روشنی بہت سلیقہ سے کی گئی تھی چھوٹے
انڈے تاروں کی طرح جگمگا رہے تھے کئی قاریوں اور واعظوں اور
نعت خوانوں کی قرأت اور وعظ و نعت خوانی مقرر کی گئی تھی بعد
مغرب نواب صدر یار جنگ بہادر نے تجارت پر وعظ فرمایا اوس کے
بعد بوجہ بارش مجمع منتشر ہوگیا صرف اتنے آدمی رہ گئے جو اندرون مسجد
سما سکتے تھے اس حال میں نواب ناظر یار جنگ بہادر نے تقریر فرمائی

ف ۲۴ ۲۶ ربیع المنور کو بعد نماز جمعہ ٹولی مسجد واقع کاروان ساہوکاران میں

جلسۂ میلاد النبی منعقد ہوا۔

۳۵ ۔ ۲۸ ربیع المنور کو نظام کالج میں جلسہ میلاد منعقد ہوا نواب صدر یار جنگ بہادر کا وعظ اور مولوی شبیر احمد صاحب کی تقریر ہوی کالج کے اندرونی حصہ میں اور نیز باہر خوب روشنی ہوی تھی

۳۶ ۔ ۲۹ کو بعد مغرب عثمانیہ میڈیکل کالج افضل گنج میں بصدارت نواب صدر یار جنگ بہادر جلسہ میلاد منعقد ہوا تھا۔

۳۷ مغلپورہ کوچہ لکھن لال میں بمکان نواب میر واجد علیخاں صاحب جاگیردار بتاریخ ۲۹ ربیع المنور شب کے دس بجے بصدارت نواب صدر یار جنگ بہادر جشن میلاد منعقد ہوا برکات بعثت سرور عالم پر جناب صدر نشین صاحب کی تقریر ہوی اور پھر مولوی سید محمد بادشاہ صاحب قادری کا وعظ ہوا۔

۳۸ علم کی اشاعت کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ واعظوں میں بہت کچھ اضافہ ہوگیا۔ سرکاری واعظوں کے علاوہ بہت سی اصحاب اپنے اپنے مکانوں پر پردرد وعظ فرماکر اپنی خوش بیانی اور موثر تقریر سے لوگوں کو اپنا گردیدہ بنالیا ہے ایسے وقت میں لوگوں کو مولوی سید محمد بادشاہ صاحب

قادری واعظ کا سخت انتظار تھا خدا کا شکر ہے کہ صاحب موصوف ماہ ربیع المنور ہی کے عشرۂ آخر میں مع الخیر والعافیۃ سفر حج سے واپس تشریف لائے اور ۲۹ ربیع الاول کو مکہ مسجد میں اعلیحضرت کے فرمانے سے آپ نے نہایت عمدگی سے وعظ فرمایا جہاں بہت سے علمآ مشایخین اور واعظین اور سرکاری اعلیٰ عہدہ داران اور عوام الناس موجود تھے یہ جلسہ میلاد النبی کا امور مذہبی کے اہتمام سے منعقد ہوا تھا۔ برقی روشنی معقول تھی سرکار نے مولوی سید محمد بادشاہ صاحب کا وعظ سماعت فرما کر قاری فخرالدین صاحب کی قرأت سنی اس کے بعد اور قاریوں کی قرأت اور قصیدۂ بردہ سماعت کرنے کے بعد برخاست عمل میں لائی گئی۔

سرکار نے جماعت کثیر سے عصر، مغرب، عشا تینوں نمازیں مکہ مسجد ہی میں ادا فرمائیں۔

ف ۳۹ ۲ ربیع الآخر کو روز جمعہ بعد عصر مدرسۂ تعلیم العلوم وسطانیہ شاہ علی بنڈہ میں جلسہ میلاد منعقد کیا گیا۔

ف ۴۰ مولوی حاجی محمد عبد القدیر صاحب پروفیسر کلیہ جامعۂ عثمانیہ

نے کالی کمان کے محلہ داروں کی درخواست پر کالی کمان کی مسجد میں وعظ فرمایا۔

۴۱ مولوی محمد عبد المقتدر صاحب نے اپنے مکان پر جلسہ میلاد منعقد کیا اور وعظ فرمایا۔

۴۲ مولوی سید صلاح الدین صاحب شطاری نے اپنے جد امجد کی مسجد میں وعظ فرمایا۔

۴۳ مولوی قاضی محی الدین علی صاحب وکیل نے محلہ دبیر پورہ میں مجلس میلاد النبی منعقد کی اور مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی نے وعظ کہا۔

۴۴ ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے مکان واقع اندرون لال دروازہ میں بتاریخ ۹ ربیع الثانی میلاد النبی کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا مولوی حسام الدین صاحب اور ڈاکٹر نواب ناظر یار جنگ بہادر اور مولوی شبیر احمد صاحب کا وعظ ہوا نماز مغرب کے بعد نواب صدر یار جنگ بہادر نے تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد نواب اکبر یار جنگ اور مولوی مصباح الاسلام صاحب نے تقریر فرمائی۔ برقی روشنی اچھے سلیقہ سے کی گئی تھی رضاکاروں نے

تعداد بھی معقول تھی۔ نواب بہادر خاں صاحب نے بھی تقریر فرمائی

اس جلسہ کے منتظم اعلیٰ بہادر خاں صاحب ہی تھے

ف ۴۵ ۔ اندرون فتح دروازہ نبی خانہ محمد شکور صاحب جمعدار

میں بعد نماز مغرب اچھے پیمانہ پر اور خوش سلیقگی سے جلسۂ میلاد النبی منایا گیا

ف ۴۶ ۔ مسجد میر صلابت علی صاحب واقع بازار عیسیٰ میاں میں

بھی جلسہ ہوا۔

ف ۴۷ ۔ ۱۰ ربیع الآخر یوم جمعہ شام کے چار بجے سے انجمن احمدیہ کا

جلسۂ میلاد النبی بصدارت نواب ذوالقدر جنگ بہادر منعقد ہوا۔

ف ۴۸ ۔ ۱۵ ربیع الثانی کو بصدارت نواب ناظر یار جنگ بہادر

رکن عدالت العالیہ محلہ دار الشفا میں مسجد نواب قوت جنگ مرحوم

جلسہ میلاد النبی منعقد ہوا۔

ف ۴۹ سوکی میر کی کمان میں بعد نماز جمعہ ۱۷ ربیع الثانی کو وہاں کی

مسجد میں جلسہ میلاد النبی منعقد ہوا۔

ف ۵۰ ۔ بیرون یاقوت پورہ کالی مسجد میں نواب صدر یار جنگ

بہادر نے اصلاح حالات مسلمانان پر وعظ فرمایا آپ کے بعد مولوی قدیر احمد صاحب

عثمانی دیوبندی نے تقریر فرمائی۔

۵۱ بتاریخ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ روز دوشنبہ بعد عصر بمقام احاطۂ اندرون عاشور خانہ شاہی بصدارت نواب ضیا یار جنگ بہادر جلسہ میلاد منعقد ہوا۔ بادشاہی عاشور خانہ کا وسیع صحن معمور ہو گیا تھا۔ اتنا کثیر مجمع کسی اور جلسۂ میلاد میں نہیں دیکھا گیا۔ مقررین و واعظین سب چوٹی کے تھے۔

(۱) مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی نے ختم نبوتؐ پر وعظ فرمایا۔ تقریر نہایت فصیح و سلیس اور دلنشین تھی۔ حاضرین جلسہ اس تقریر سے خصوصیت کے ساتھ محظوظ ہوئے۔

(۲) مولوی حسام الدین صاحب فاضل نے حالات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

(۳) نواب صدر یار جنگ بہادر نے فضائل نبوی پر۔

(۴) مولوی حاجی سید محمد بادشاہ صاحب واعظ مکہ مسجد نے اخلاق محمدی پر

(۵) نواب ضیا یار جنگ بہادر نے مذہب اسلام پر مبسوط اور مدلل تقریر فرمائیں۔

(۶) مولوی محمد سلیمان صاحب ندوی نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی

کلام الٰہی احادیث نبوی سے ثابت کردیا کہ نبوت ختم ہوگئی۔

یہ جلسہ منجانب تاجران اہل سنت والجماعت باہتمام محمد چاند صاحب اکشنر منعقد ہوا تھا اس جلسہ میں تقریبًا دس ہزار آدمیوں کا تخمینہ کیا گیا

ف ۵۲ ۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ میں شریعت پناہ بلدہ جناب مولوی میر انور علی صاحب قاضی نے اپنے مسکن میں جلسۂ میلاد منعقد کیا تھا قبل مجلس احباب اوراعزہ کی ضیافت بھی کی تھی نواب صدر یار جنگ بہادر مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل حیدرآبادی نے وعظ فرمایا۔

ف ۵۳ ۔ اسی تاریخ محلہ عثمان پورہ میں بصدارت نواب ناظر یار جنگ بہادر جلسہ میلاد ہوا۔

ف ۵۴ بتاریخ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ یوم جمعہ شب کے آٹھ بجے سے مولوی میر مصاحب علی صاحب ناظم عدالت دیوانی بلدہ ومعتمد مجلس میلادالنبی کے مکان پر جلسہ میلاد منعقد ہوا مولوی میر مصاحب علی صاحب نے اندرونی صحن میں شامیانے تان کر جلسہ کے لئے جگہ بنائی تھی نیچے شطرنجی وچاندنی کا فرش کیا گیا تھا۔ بیرونی صحن اور اندرونی وسعت میں نہایت

سلیقہ کے ساتھ روشنی کی گئی تھی مقررین کے لئے ایک تخت بچھاکر شامیانہ لگایا گیا تھا۔ غرض مکان بقعۂ نور معلوم ہوتا تھا جلسہ کا افتتاح قرأت آیات قرآنی سے ہوا بعد ازاں مولوی سید محمد بادشاہ صاحب قادری واعظ مکہ مسجد نے وعظ فرمایا اس اثناء میں سواری مبارک حضور اقدس و اعلیٰ کی بھی فائز جلسہ ہوی مولوی سید محمد بادشاہ صاحب کے بعد مولوی سید سلیمان صاحب ندوی اور مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی نے تقریر فرمائی آخری وعظ میں جو تقویٰ یعنی خوف خدا پر کھا گیا تھا حاضرین محلس کو خاص دلچسپی ہوئی اور خود حضور پرنور بھی اظہار مسرت فرماتے رہے یہ وعظ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا اور اسی پر جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں بعض امرائے کبار جیسے مہاراجہ صدر اعظم بہادر اور نواب لطف الدولہ بہادر اور بہت سے اعلیٰ عہدہ دار و معززین حیدرآباد شریک تھے غرض ایسا بارونق اور باعظمت جلسہ کم دیکھا گیا مولوی میر مصاحب علیصاحب بانی جلسہ ہائے میلاد مسلمانوں کے بلحاظ قابل مبارکباد ہیں۔

جلسہ گاہ کی ساری وسعت مشتاقین سے معمور ہوگئی تھی باہر گراما سکول کی

سڑک پر موٹر کاروں اور بگیوں کا دوہرا سلسلہ دور تک چلا گیا تھا۔

ف ۵۵ محلہ کمان سوکی میر اندرون دروازہ دودھ باؤلی میں بصدارت نواب ناظر یار جنگ بہادر جلسہ میلاد منعقد ہوا۔

ف ۵۶ بتاریخ غرہ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ یوم جمعہ بصدارت نواب فخر یار جنگ بہادر مولوی محمد اسد اللہ صاحب صدیقی کے مکان پر جلسہ میلاد منعقد ہوا تھا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کا مکان رفیع الشان پہلے ہی سے آراستہ و پیراستہ رہتا تھا اس لئے صرف وسیع صحن میں شطرنجیوں اور چاندنیوں کا فرش کیا گیا تھا۔ اور واعظ صاحبوں کیلئے شامیانہ تان دیا گیا اور تخت بچھا دیا گیا تھا مولوی مقصود علیخاں صاحب کا وعظ شروع ہوا تھا کہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی تشریف فرمائی ہوئی اس کے بعد مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی نے وعظ شروع کیا تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک وعظ ہوتا رہا حاضرین مجلس نہایت دلچسپی سے وعظ سنتے رہے اور حضرت اقدس و اعلیٰ کی بھی خاص توجہ رہی اور کلمات تحسین فرماتے رہے ساڑھے نو بجے وعظ ختم ہوا اور سرکار برخاست فرمائے اس کے بعد حاجی الحرمین مولوی فخر الدین احمد صاحب المخاطب

نواب فخر یار جنگ بہادر کی تقریر شروع ہوی فاضلانہ تقریر کے بعد
جلسہ ختم ہوا۔

ف ۵۷ مدرسۂ نسواں آمبور علاقہ مدراس کے مسلمانوں کی درخواست
پر حیدرآباد سے حسب فرمان خسروی جلسہ ہائے میلاد النبی میں وعظ
کرنے کے لئے مولوی محمد عبد الہادی صاحب واعظ سرکاری وہاں
بھیجے گئے تھے وہاں کے مسلمانوں نے نہایت شوق و رغبت سے وعظ
سنا اور اعلیحضرت قدر قدرت کی عمر و اقبال کی ترقی کے لئے دعا فرمائی
اور شکریہ ادا کیا۔

ف ۵۸ بتاریخ ۱۰ رجمادی الاول ۱۳۴۶ھ یوم یکشنبہ چادر گھاٹ
کے پل کے آخری حصہ میں جو میدان مردانہ کھیل اور ورزش کے لئے
مختص ہے جلسۂ میلاد بڑے پیمانہ پر رزیڈنسی حدود کے مسلمانوں کی جانب
سے منایا گیا۔ بادشاہی عاشور خانہ کے جلسہ میں جیسی کثرت تھی
یہاں بھی اس کے قریب قریب مجمع تھا۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی تشریف
فرمائی بھی ہوی تھی۔ مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی نے نہایت
دلنشین طرح سے وعظ فرمایا اور بھی اصحاب کا وعظ ہوا یہ جلسہ حضرت

سید آل رسول صاحب سجادہ نشین درگاہ اجمیر شریف کی صدارت سے ہوا

ف ۵۹ نواب سعید الدولہ بہادر کے مکان پر بھی اچھے پیمانہ پر جلسہ میلاد منایا گیا۔ مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل کا وعظ ہوا اور قاری فخر الدین صاحب نے قرأت پڑھی برقی روشنی کا خاص اہتمام تھا۔

ف ۶۰ بتاریخ ۱۳ جمادی الثانی یوم پنجشنبہ نواب معین الدولہ بہادر کے خانہ باغ کی عالیشان و خوشنما و رنگین کوٹھی میں جلسہ میلاد النبی منایا گیا برقی روشنی سے کوٹھی اور بھی منور ہوگئی تھی۔ جو شخص شرکت جلسہ کی غرض سے کوٹھی میں داخل ہوتا بے ساختہ اوسکی زبان سے سبحان اللہ نکل آتا تھا اور خدائے تعالیٰ کی عظمت کا اس کے دل پر اثر ہوتا تھا اس کے ساتھ ہی نواب معین الدولہ بہادر کے حسن عقیدت سے خوش ہوکر ہر شخص دعائے درازی عمر و اقبال دیتا تھا۔ غرض یہ جلسہ بہت کامیاب رہا دو ہزار سے زیادہ مسلمانوں کا مجمع تھا۔ تمام کام نظام العمل کے موافق ہوا چار بجے سے قرآن خوانی شروع ہوئی ختم قرآن کے بعد پونے پانچ بجے قاری فخر الدین صاحب نے قرأت شروع کی۔ من بعد قاری سالم صاحب حضرمی کی اور پھر قاری محمد خیر اللہ صاحب کی قرأت سے حاضرین نے مسرت قلبی

حاصل کی۔ اس کے بعد اکرام الدین صاحب اور حبیب اللہ صاحب کی
نعت خوانی سے لوگ مسرور ہوئے جماعت کثیر سے نماز مغرب ہوئی۔
سوا چھ بجے محمد بدرالدین صاحب صدیقی ایک نوعمر لڑکے نے حمد و نعت
میں ایک نہایت دلچسپ و موثر اور نتیجہ خیز مضمون سُنایا جس کو حاضرین نے
بہت پسند کیا اس کے بعد محمد جلال الدین صاحب ایک خرد سال لڑکے
نے تواضع و ایثار پر مضمون سنایا۔ مضمون اور طرز ادا کی لوگوں نے تعریف
کی اور داد دی۔

اس کے بعد مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل کا وعظ ہوا حاضرین
نے بہت خوشی اور رغبت اور دلچسپی سے آپ کا وعظ سنا آخر میں نواب
معین الدولہ بہادر کے حق میں دعائے خیر دیگئی۔ حاضرین کی صدائے
آمین سے کوٹھی گونج اٹھی۔ سوا سات بجے سے مولوی شبیر احمد صاحب
عثمانی دیوبندی کا وعظ شروع ہوا اور لوگ قریب ہوکر باہم اس طرح
بیٹھ گئے کہ پہلو بدلنے جگہ تک نہیں ملتی تھی۔ آپ کی خوش بیانی اور
موثر پند و نصائح نے لوگوں پر ایک خاص اثر پیدا کیا تقریبًا نو بجے
جلسہ برخاست ہوا۔ اس جلسہ کے محرک اور معتمد مولوی سید سجاد علی صاحب ہیں

جنکی سعی و کوشش سے جلسہ کامیاب رہا۔

ف ۶۱ بعد کی تحقیقات سے ظاہر ہوا کہ بلدہ کے مختلف مقامات پر مزید جلسے حسب ذیل ہوے۔

(۱) ملک پیٹھ میں بمقام حسینی باغ۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ

(۲) بمقام فیلخانہ قدیم متصل مسجد عثمانیہ۔ ۱۵ ربیع الاول ۴۶ھ

(۳) متصل درگاہ اجالہ شاہ صاحب۔ ۱۸ ربیع الاول ۴۶ھ

(۴) بمسجد غوثیہ امام باڑہ ۱۸ ربیع الاول ۴۶ھ

(۵) رزیڈنسی گلباغ کوچہ فتح اللہ بیگ ۲۱ ربیع الاول ۴۶ھ

(۶) محلہ بیگم بازار مسجد بالن چودھری ۲۳ ربیع الاول ۴۶ھ

(۷) گھانسی میاں کا محلہ مسجد موتی بیگم ۲۶ ربیع الاول ۴۶ھ

(۸) مارکٹ محلہ بیگم بازار مسجد عبداللہ خاں ۲۷ ربیع الاول ۴۶ھ

(۹) بیرون دروازہ دبیرپورہ متصل الاوہ بی بی مسجد عثمانیہ ۲۸ ربیع الاول ۴۶ھ

(۱۰) مسجد کوٹلہ عالیجاہ احاطہ نواب احسن اللہ خاں ۲۹ ربیع الاول ۴۶ھ

(۱۱) محلہ چنچل گوڑہ گیٹ دبیرپورہ۔ ۲ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۲) بیرون دبیرپورہ بنگلہ بینی صاحب۔ یکم ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۳) محلہ قطبی گوڑہ اعظم جاہی روڈ ۱۶ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۴) محلہ پنجہ شاہ مسجد منصور خاں صاحب ۱۷ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۵) بیرون یاقوت پورہ مسجد کمیلہ ۱۹ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۶) بخشی بازار محلہ سلطان شاہی ۲۰ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۷) محلہ عثمان شاہی مسجد چونٹی شاہ ۲۳ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۸) اسٹیشن دبیر پورہ پر محمد احمد علی صاحب اسٹیشن ماسٹر کے اہتمام سے ۲۷ ربیع الثانی ۴۶ھ

(۱۹) بیرون لال دروازہ چھاؤنی غلام مرتضیٰ صاحب کمنداں ۸ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۰) مسجد الماس بیرون یاقوت پورہ ۷ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۱) بیرون دروازہ دودھ باؤلی محلہ عمدہ بازار ۱۳ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۲) اندرون گولی پورہ قریب مارکٹ ۸ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۳) رسالہ عبداللہ مسجد فصیح جنگ بہادر ۱۶ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۴) بیرون یاقوت پورہ کارخانہ صنعت ہند ۲۱ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۵) محلہ مسنعد پورہ ۲۲ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۶) مسجد باؤلی محلہ مرغ خانہ ۲۳ جمادی الاول ۴۶ھ

(۲۷) مسجد لال بادشاہ صاحب اندرون لال دروازہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

جلسہ میلاد النبی قائم کردہ معزز خواتین دکن

ف ۶۲ جلسۂ مبارک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منجانب انجمن خواتین دکن حیدرآباد بیگم صاحبہ سید ہمایوں مرزا صاحب کے مکان اصغر منزل واقع ہمایوں نگر میں منعقد کیا گیا باوصفیکہ بارش زوروں پر تھی تاہم کثیر خواتین کا مجمع تھا سب نے چائے پی فاطمہ بیگم صاحبہ نے تلاوت کلام پاک کی۔

سالکہ خاتون صاحبہ نے تقریر کی سرکار دو عالم کے حالات زندگی بیان کئے بادشاہ بیگم صاحبہ بی اے بیگم صوفی صاحب بیرسٹر ایٹ لا ناظم عدالت نے سرکار کے کارنامے بیان کئے۔

بیگم صاحبہ مولوی سید امین الحسن صاحب ناظم اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر نے بھی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مختصر طور پر کچھ حالات بیان کئے اور پابندی نماز پر زور دیا کیوں نہ ہو یہ مولوی سید شریف الحسن صاحب مرحوم کی بہو ہیں مرحوم اور ان کا سب خاندان نمازی تھا

مس عبداللہ علاؤالدین تاجر سکندرآباد نے اپنی تقریر میں شب برات کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کو باعث تباہی و فضول خرچی بتلایا (آفریں آفریں) بیگم صاحبہ ہمایوں مرزا صاحب نے اپنی تقریر میں جلسہ میلاد النبی منعقد کرنا ہر مسلمان کا فرض بتلایا اور کہا کہ اس موقع پر جتنی خوشی بھی مسلمان کریں کم ہے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اس جلسہ کی یادگار میں فضول رسوم کو جو شادی غمی کے موقعوں پر مسلمان کرتے ہیں باعث بربادی قوم ہیں ان کو ترک کرنا چاہئے اور ایک کاغذ پر ان سب کے دستخط لئے جنہوں نے وعدہ حتمی ترک کے لئے لیا (آفریں ہزار آفریں) اُن مستورات اور خواتین پر جن کے ایسے پاکیزہ خیال ہوں خدا سے دعا ہے کہ اسی طرح سالانہ جلسہ کرکے لغو رسوم کے مٹانے میں خواتین بے حد کوشش فرماویں)۔

جلسہ ہائے میلاد النبیؐ اضلاع میں

ف ۶۳ گلبرگہ شریف کی عالیشان جامع مسجد قلعہ میں جلسہ میلاد منایا گیا روضۂ بزرگ اور آبادی گلبرگہ اور محلہ بہمنی پورہ سے سامعین کو

موٹر لاریوں میں لانے کا مفت انتظام ہوا تھا کمپنیوں نے صرف
پٹرول کے معمولی خرچ پر بڑی دیر رات تک ان تھک محنت کی۔ محلہ
اسٹیشن کے لوگ محبوب شاہی ملز کی بڑی بڑی سامان کی کئی لاریوں
میں شطرنجیاں بچھا کر اس میں بیٹھ کر بکثرت وقت واحد میں آئے کمان
روضہ شیخ سے مسجد تک روشنی کی گئی تھی اور مسجد میں برقی گولے لگائے
گئے تھے قدیم وضع کی تیل کی قندیلیں بھی روشن تھیں ختم قرآن مجید اور
نماز عشا کے بعد حسن الدین صاحب وکیل نے مجلس میلاد النبی حیدرآباد
کا شائع کردہ "ذکر شریف" پڑھا۔ ایک صاحب نے نواب صدر یار جنگ بہادر
کا رسالہ اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر تقریر کی حاجی علی بخش صاحب نے
سیرۃ کا بیان فرمایا عبد العزیز صاحب نے فضائل محمدی کا بیان کیا۔
نعت اور نظم کے بعد جلسہ دو بجے برخاست ہوا چائے اور شیرینی تقسیم
کی گئی۔ صبح میں قاضی صاحب اور ان کے فرزند نے ایک گھنٹہ سے
زیادہ دیر تک خطبہ میلاد پڑھا۔ جلسہ کا انتظام نواب اکرام الدین خاں صاحب
اول تعلقدار مولوی سید جلال الدین صاحب مہتمم کوتوالی حاجی عبد الحمید
صاحب مہتمم لوکلفنڈ اور عملہ متعلقہ نے کیا۔

بلدہ میں مولوی میر مصاحب علی صاحب کو جس طرح
نظم ونسق جلسہ کا خاص سلیقہ حاصل ہے اسی طرح مولوی سید جلال الدین
صاحب میں نظم ونسق جلسہ کی خاص قابلیت ہے غرض گلبرگہ میں اس
جلسہ کے علاوہ اور بھی مقامات پر جلسہ ہائے میلاد ہوے ختم قرآن و
وعظ کے بعد شیرنی تقسیم ہوی۔

ف ۶۴ موسرہ تعلقہ بودھن ضلع نظام آباد۔ ایلندو۔ راما پیٹھ
ما شال جاگیر میں بھی جلسے ہوے۔

ف ۶۵ قصبہ کندرگ تعلقہ پرگی کیسم پیٹھ ضلع محبوب نگر قصبہ
ارگل تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد قصبۂ سدی پیٹھ میں جلسے میلاد النبی منعقد ہوے

ف ۶۶ محبوب نگر میں منجانب سرکار مولوی سید سجاد علی صاحب
واعظ پہنچے جامع مسجد میں بعد نماز عشا وعظ ہوا وعظ میں مقامی عہدہ دار
اور اہلکاران و دیگر مسلمانان حاضر تھے شاندار جلسہ ہوا پالمور کی مسجد میں
بھی وعظ ہوا روشنی کا معقول انتظام تھا۔ قصبہ گورمٹکال ضلع گلبرگہ کی
جامع مسجد میں بھی جلسہ میلاد النبی منعقد ہوا۔ مولوی سید ابرار الرحمن صاحب
صدر مدرس نے وعظ فرمایا غرباء کو بریانی کھلائی گئی تعلقہ گیورائی ضلع

میں بھی جلسہ منعقد ہوا اطعام غربا، سے ثواب حاصل کیا گیا۔ سیڈرم ضلع گلبرگہ میں بھی خاص اہتمام سے جلسہ کا انعقاد ہوا سماعت وعظ و قصائد سے لوگوں نے مسرت قلبی حاصل کی۔

ف ۶۷ کیل جاگیر نواب سالار جنگ بہادر میں بھی جلسہ کا انعقاد ہوا روشنی کا معقول انتظام تھا۔ وعظ اور قصیدوں کے سننے سے مسلمانوں نے سعادت حاصل کی اطعام سے غربائے لطف حاصل کیا۔ جگتیال ضلع کریم نگر میں مولوی سید خلیل اللہ حسینی صاحب کی سعی سے یکم سے بارھویں تک مسلسل عہدہ داران مقامی و معززین کے ہاں ختم کلام مجید و مجالس میلاد النبی کے خاص انتظامات رہے بارھویں شب میں معقول روشنی ہوی اور وعظ ہوتا رہا۔ سرنیواس راؤ صاحب وکیل کے پاس گیارہ تاریخ کو بعد نماز ظہر مجلس میلاد النبی منعقد ہوی۔ دھرم دینک چکار او صاحب مقطعہ دار نے تقسیم غلہ و پارچہ میں معقول امداد کے علاوہ اپنے مکان پر بھی جلسہ کر کے عہدہ داروں کو کھانا کھلایا۔ کھڑکہ میں بھی شاندار طریقہ سے جلسہ ہوا ختم قرآن و وعظ کے بعد صبح میں کھانا کھلایا گیا۔

ف ۶۸ بلگانور ضلع رائچور میں بھی عظیم الشان جلسہ منایا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحات اور فتوحات بیان کئے گئے۔ صبح میں غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ غربا کو غلہ اور پارچہ تقسیم کرنے کے لئے لوگوں نے چندہ دیا اوسی جلسہ میں غلہ اور کپڑا منگوا کر تقسیم کیا گیا اس چندہ دینے میں مسلمانوں کے ساتھ تین ہندو اصحاب بھی شریک تھے۔

۶۹ قصبہ کتہ پلی ضلع کریم نگر۔ قصبہ کاورم پیٹھ ضلع محبوب نگر۔ ہن گنٹہ تعلقہ گلبرگہ میں جلسہ ہائے میلاد منعقد ہوئے سلیقہ سے روشنی کی گئی ختم قرآن و وعظ کے بعد جلسے اختتام کو پہنچے۔

گلبرگہ میں ایک شش سالہ لڑکا عبدالحسیب نے بھی بہت سے لڑکوں کو جمع کرکے جلسہ کیا اور حضرت بندگان عالی کی درازی عمر و اقبال کے لئے سب بچوں نے ملکر دعا دی۔

۷۰ اچم پیٹھ تعلقہ امرآباد۔ تعلقہ پرکال چنچولی ضلع گلبرگہ میں بھی اہتمام سے جلسے ہوئے اچم پیٹھ میں مسمی کچیگیا کلال نے مذہب اسلام قبول کیا اسلامی نام محمد عبدالکریم رکھا گیا۔ پٹن ضلع اورنگ آباد میں مولوی قنبر علی صاحب صدیقی کے مکان پر ۵ ربیع المنور کو اور تمیزالدین احمد صاحب وکیل کے مکان پر ۱۰ ربیع الاول کو جلسہ میلاد منعقد کیا گیا۔

ختم قرآن شریف اور وعظ کے بعد حضرت اقدس و اعلیٰ کی درازی عمر و قبال کی دعا مانگی گئی۔ پیٹن کی جامع مسجد جو شکستہ اور خراب ہوگئی تھی مبارک عہد عثمانی میں تعمیر و ترمیم ہو کر خوشنما اور شاندار ہوگئی۔

ف ۱ ۔ حضور نگر۔ تعلقہ لاڑ سانگوئی۔ راجورہ مانک گڑھ قصبہ سویہ جاگیر۔ دیور کنڈہ میں بھی جلسے بہت شاندار ہوے۔ مبارک عہد عثمانی کے برکات بیان کئے گئے۔ نظام آباد میں بھی مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب کے مکان پر ۱۸ ربیع المنور کو جلسہ کا انعقاد ہوا۔ تمام معززین شریک تھے اور جلسہ کامیاب رہا۔

ف ۲ ۔ اسٹیشن ڈیچ پلی۔ ممبر گہ تعلقہ گلبرگہ۔ قصبہ گمبھی راؤ پیٹھ چینور تعلقہ اودگیر۔ کوڑمیال تعلقہ جگتیال میں بھی جلسے نہایت عمدگی اور انتظام سے منعقد ہوے ہنمکنڈہ میں مسلمانوں کی درخواست پر امور مذہبی سے حاجی سید شاہ ابوالخیر احمد علی صاحب بھیجے گئے آپ کے وعظ سے مسلمانوں میں خوب جوش رہا اور دلچسپی سے لوگوں نے وعظ سنا چار غیر مسلموں نے مشرف باسلام ہوے۔ مرد کا نام غلام محمد اور عورت کا نام فاطمہ ان کے لڑکے کا نام غلام علی اور لڑکی کا نام سکینہ رکھا گیا

ان نومسلموں سے لوگوں نے برادرانہ برتاؤ کیا اور رقمی امداد کی عالم لوگ جو سرکار دو عالم کے محاسن سے ناواقف اور فضائل نماز سے بے خبر تھے انھوں نے نماز شروع کردی جماعت کثیر سے نماز ہونے لگی۔

ف ۳ ۔ انجمن اصلاح مسلمانان گلبرگہ کی استدعا پر نواب صدر یار جنگ بہادر گلبرگہ تشریف لائے آپ کے آنے اور جانے کے وقت اسٹیشن پر مقامی عہدہ داران اور شرفا، ومعززین گلبرگہ موجود تھے کثرت سے پھولوں کے ہار پہنائے آپ کے تین مقامات پر تقریریں ہویں یعنے مسجد اسٹیشن بازار جامع مسجد قلعہ۔ مسجد زادمان۔

ہر جگہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مسائل بیان ہوے لوگوں نے نہایت توجہ سے سنا اور دلچسپی لی۔ کچھ شک نہیں ہے کہ صدر یار جنگ بہادر کی خوش بیانی اور عالم باعمل ہونے کا اثر ہے۔

ف ۴ ۔ امرآباد ضلع محبوب نگر میں دو روز تک یعنے ۱۱ و ۱۲ تاریخ کو جلسہ میلاد النبی منایا گیا۔ مغرب کی نماز عیدگاہ میں جلوس کے ساتھ جاکر ادا کی گئی نعتیہ قصائد کے پڑھنے اور نوافل و قرآن خوانی میں شب گزر گئی۔ روشنی۔ چائے۔ شیرنی کے مصارف کے علاوہ چندہ کی رقم

سے نادار طلباء کو کتابیں سلٹ۔ کاغذ۔ دوات قلم کپڑے دیے گئے۔
غریب معذورین اور بیواؤں کے لئے پارچہ وغیرہ تقسیم کیا گیا۔

ف ۷۵ ۔ عنبر ضلع اورنگ آباد۔ افضل پور علاقہ پائیگاہ کیامپ
اچم پیٹھ نظام ساگر۔ سلطان آباد میں بھی بہ تعین اوقات دھوم دھام کے
جلسے ہوے حضرت اقدس و اعلیٰ کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا مانگی گئی

ف ۷۶ ۔ بیڑ میں تمام محلوں کی مساجد آراستہ کی گئیں۔ روشنی
ہوی۔ نماز عشا جماعت کثیر سے ادا ہونے کے بعد سیرت نبوی کا بیان ہوا
اس کے بعد نوافل ادا ہوتے رہے اور کہیں نعتیہ اشعار اور قصائد پڑھے گئے
غرض اذکار الٰہی میں شب گزر گئی صبح کے نماز کے بعد ختم قرآن ہوا۔

ف ۷۷ ۔ جو کل تعلقہ کھڑکہ علاقہ صرف خاص مبارک۔ آرمور ضلع
نظام آباد۔ قصبہ و پیٹھ تعلقہ پربھنی میں میلاد النبی کے جلسوں کا انعقاد
ہوا نعتیہ اشعار کے پڑھنے اور وعظ کے سننے میں لوگوں نے صبح کر دی
قرآن شریف کا ختم ہوا۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا اور اعلیٰ حضرت کی درازی عمر
و فتح و اقبال کی دعا مانگی گئی۔

ف ۷۸ ۔ قصبہ کوسگی جاگیر نواب سالار جنگ بہادر میں بھی جلسہ ہوا

غربا کو کھانا کھلایا گیا اور وعظ اور ختم قرآن مجید کے بعد حضرت خسرو دکن کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی گئی۔

لاتور میں بھی عظیم الشان جلسہ میلاد منعقد ہوا مختلف جگہ وعظ ہوے لوگوں نے نوافل کے ادا کرنے اور وعظ کے سننے میں شب گزار دی اعلیٰحضرت کے قصائد نعتیہ سے لوگوں کو بڑی مسرت ہوی غرباء اور معذورین کو غلہ بھی تقسیم کیا گیا۔

ف ۹ ۔ پربھنی میں یکم ربیع المنور سے بارہ تاریخ تک روزانہ ایک مسجد میں جلسۂ میلاد منعقد ہوا۔ بارھویں شب میں محبوب شاہی مسجد میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔ ہزارہا آدمیوں کا اجماع تھا روشنی خوب ہوی سرکار دو عالم کے حالات بیان کئے گئے۔ متعدد کلام اللہ کا ختم ہوا۔ اس کے علاوہ بعض عہدہ دار اور وکلاء و تجار کے مکان پر بھی اچھے پیمانہ پر جلسے ہوتے رہے۔ ان جلسوں کا ایسا اچھا اثر ہوا کہ مسلمانوں میں باہمی اس بات کا عہد ہوگیا کہ پنجوقتہ نماز وہ کبھی ترک نہ کریں گے چنانچہ اب معاہدات کا عمل شروع ہوگیا۔ خدا ان واعظین کو اجر خیر و برکت عطا فرماوے جن کے وعظ سے مسلمانان تارک الصلوٰۃ نماز کے پابند

ہوگئے۔ بارك الله فی عمرهم۔

مدرسۂ نسوانیہ اردو ضلع کریم نگر میں بحسن سعی سرور بی صاحبہ صدر معلمہ جلسۂ میلاد کا انعقاد ہوا شہر کی معزز خواتین تقریباً تین سو اور بہ کثرت طالبات شریک تھیں حسب نظام الاوقات ختم کلام اللہ کے بعد قرأت فرقان حمید اور حمد باری سے ابتدا ہوی ولادت شریف کا بیان رہا نعتیہ نظمیں پڑھی گئیں قصائد خوانی و فاتحہ و دعائے سلامتی حضرت بندگانعالی کے بعد شیرنی تقسیم ہوی اور جلسہ برخاست ہوا۔

سیڑم گیارھویں تاریخ بارھویں شب میں عید میلاد النبی کثیر مجمع سے منائی گئی مولوی حافظ شہید صاحب کے وعظ کے بعد فجر کی نماز تک نہایت سکون سے میلاد خوانی ہوتی رہی بعد نماز فجر تمام اہل اسلام نے مجمع کثیر کے ساتھ تحصیل کچہری میں جاکر اعلیحضرت کی درازی عمر واقبال وجاہ وجلال کی دعا مانگی وہاں سے یہ مجمع عدالت منصفی میں پہنچا وہاں بھی خلوص دل سے آقائے نامدار کے لئے دعا مانگی گئی اور غربا کو کھانا کھلایا گیا غرض یہ جلسہ بڑا شاندار رہا۔

ف ۸۰ پورنا ضلع پربھنی میں اسلامیہ درگاہ شریف کے وسیع احاطہ میں

اعلیٰ پیمانہ پر روشنی کی گئی جلسۂ میلاد آیات قرآنی سے شروع ہوا صدر مدرس
صاحب مدرسہ نے آیۂ کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ
کی مبسوط تقریر فرمائی حاضرین کی تواضع چائے اور شیرنی عطر و پان سے
کی گئی۔ دوسرے دن بعد نماز جمعہ اعجاز قرآنی پر بجید دلچسپ وعظ فرمایا
محمد عمر صاحب نے سیر چشمی اور فراخ دلی سے کھانا کھلایا۔ ہر جلسہ بعد دعائے
درازی عمر و اقبال جہاں پناہی کے بخیر و خوبی ختم ہوا۔

تعلقۂ پاتھری میں بڑے پیمانہ پر جلسہ منایا گیا روشنی کا اچھا خاصہ
اہتمام تھا۔ تقریباً دو ہزار سے زیادہ اشخاص کا مجمع تھا۔ ہندو اصحاب بھی
جلسہ دیکھنے آئے تھے مولوی برہان الدین صاحب نے وعظ فرمایا اس کے
بعد تمام شب نعتیہ قصائد خوانی میں گزری بعد نماز فجر مسلمانوں کو بریانی
کھلائی گئی۔

منجانب سجادہ صاحب تیرھویں تاریخ کو بعد نماز فجر ختم قرآن کیا گیا
اور دعائے درازی عمر و اقبال جہاں پناہی کے فقراء کو پچیس روپئے
خیرات کئے گئے اور حاضرین جلسہ کو شیرنی تقسیم ہوی۔ اس تعلقہ میں
مولوی محمد عبد الوہاب صاحب تحصیلدار کی مساعی جمیلہ سے عید الاعیاد قرار پائی

ف ۸۱ ۔ بھونگیر۔ ۱۲ ربیع المنور کو مستقر بھونگیر میں جشن منایا گیا۔ ہر محلہ کا ایک میر محلہ مقرر کیا گیا اور وہ اپنے محلہ کی روشنی کا ذمہ دار قرار پایا۔ چنانچہ یہ انتظام بہت مفید ثابت ہوا اور شب میلاد بھونگیر بقعۂ نور بنگیا۔ نواب شہاب الدینخاں صاحب دوم تعلقدار اور مولوی سید غلام دستگیر صاحب تحصیلدار اور دوسرے مقامی عہدہ داروں نے رات کو گشت لگاکر اس انتظام کی تکمیل میں حصّہ لیا۔

ف ۸۲ ۔ نظام آباد میں غلام دستگیر صاحب سرست منشی فاضل ناظر تعلیمات ضلع و دیگر اہل تعلیمات مستقر ضلع کی جانب سے ایک شاندار جشن میلاد النبیؐ عمارت مہتممی تعلیمات ضلع نظام آباد میں منعقد کیا گیا۔ روشنی کا خاص انتظام تھا۔ مولوی نظیر حسین صاحب فاروقی مہتمم تعلیمات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جدید ترین علمی فضائل میں تقریر فرمائی۔ جو اپنی آپ نظیر تھی اس کے بعد قصیدۂ بردہ اور نعتیہ مضامین پڑھے گئے اور حضرت اقدس و اعلیٰ کے حق میں درازی عمر و اقبال اور فتح و نصرت کی دعا مانگی گئی۔ اور حاضرین جلسہ کی ضیافت تناول طعام سے کی گئی۔

آلور تعلقہ جنوبی کی جامع مسجد میں جلسۂ میلاد منعقد ہوا۔ تمام رات میلاد خوانی ہوتی رہی نوافل ادا کئے گئے۔ روشنی کا انتظام اچھا رہا صبح میں قرآن شریف کا ختم ہوا۔ تمام بستی کو کھانا کھلایا گیا۔ صدر مدرس صاحب نے دعائے خیر حضرت اقدس اعلیٰ کے حق میں دی سب نے آمین کہا۔

قصبۂ بھینسہ ضلع ناندیڑ میں پہلی تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک خوب جشن رہا ہر روز شب میں روشنی و قصائد و وعظ کا انتظام رہا صبح میں قرآن خوانی کی مجلس گرم رہتی تھی۔ اہل اسلام کی جانب سے بارہ یوم تک دو وقتہ طعام کا بھی انتظام کیا گیا۔ بلدہ سے غوثی شاہ صاحب واعظ بلوائے گئے تھے بارہ یوم تک بارہ مساجد میں باری باری سے وعظ ہوتا رہا۔ ان جلسوں میں بہتر ختم قرآن شریف کے ہوے۔

تعلقۂ جالنہ۔ بمقام درگاہ حضرت جان اللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ پیمانہ پر منایا گیا جلسہ میں تقریباً تین ہزار اشخاص تھے تین دن تک جلسے ہوتے رہے اور ہر دفعہ فیاض اور مخیر اصحاب نے اتنے لوگوں کو کھانا بھی کھلایا۔ آخر میں حضرت بندگانعالی کے لئے دعائے درازی عمر واقبال مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

۸۳ ۔ جنبر پیٹھ ضلع اطراف بلدہ میں جشن میلاد منایا گیا روشنی معقول تھی ۔ مولوی احمد خیر الدین صاحب حیدر آباد سے بلائے گئے حقیقت الصلوٰۃ پر مولوی صاحب موصوف نے ایک مدلل اور موثر تقریر فرمائی ۔ اور حاضرین سے پابندی نماز کا وعدہ لیا اس کے بعد ایک اور صاحب نے وعظ فرمایا ۔ خاتمہ جلسہ پر درازی عمر و اقبال حضرت بندگانعالی کے لئے دعا کی گئی تمام شب حاضرین کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی ۔

چنگول جاگیر ۔ میں بھی جلسۂ میلاد کا انعقاد ہوا اہل قصبہ حسب حیثیت اپنے اپنے مکانوں کو آراستہ کیا شب میں مغرب سے صبح تک روشنی کی گئی راستے و بازار جھنڈیوں اور کمانوں سے آراستہ و روشن نظر آتے تھے ۔ جلسہ میلاد صبح تک ہوتا رہا پخت و پز کا بھی انتظام تھا ۔ غرباء و پردہ نشین بیوگان کے گھروں پر کھانا پہنچایا گیا ۔ جلوس ہمراہی باجا عیدگاہ تک پہنچا وہاں تمام مسلمانان قصبہ و نواحی قصبہ نے نماز دوگانہ ادا کیا ۔ اور حضرت خسرو دکن کی درازئی عمر و اقبال و فتح و نصرت کی دعا مانگی گئی ۔

پرکال ضلع کریم نگر میں زیر صدارت محمد ظفر خاں صاحب تحصیلدار

جلسۂ میلاد منعقد ہوا جس میں مقامی عہدہ داروں نے خاص دلچسپی کا
ثبوت دیا اظہر حق صاحب بی اے علیگ نے اسی سلسلہ میں طلباء مدرسہ
کی تحریص و ترغیب کے لئے اور ایک جلسہ زیر صدارت جناب میر
باسط علیخاں صاحب ایم اے بیارسٹرایٹ لا ناظم عدالت ضلع جو بتقریب
دورۂ پرکال آئے ہوئے تھے مقرر فرمایا طلباء مدرسہ نے سیرت نبوی
و اسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مضامین پڑھے یسین بیگ طالبعلم
مڈل کا مضمون زیادہ پسند آیا اس لئے ایک تمغۂ نقروی پیش کردہ
اظہر حق صاحب طالب علم مذکور کو دیا گیا ناظم صاحب نے بھی اتفاق
و اتحاد پر نہایت موثر تقریر فرمائی اور بادشاہ عالیجاہ کی درازی عمر و اقبال
کی دعا مانگی۔

الندجاگیر میں بہ محلہ انصاریہ اعلیٰ پیمانہ پر جلسۂ عید المیلاد منایا
گیا۔ کئی ہزار آدمی بلا لحاظ مذہب و ملت کے شریک جلسہ تھے محمد
علی الدین صاحب وکیل نے حالات ولادت کو موثر و دلچسپ پیرایہ میں
بیان کیا۔ حافظ حمید الدین صاحب نے سلامتی اعلحضرت کے لئے دعا
مانگی۔ حاضرین نے آمین آمین کہا۔ ۱۳ ربیع المنور ۴۶ھ کو ختم قرآن کے

بعد موئے مبارک کی زیارت کرائی گئی زائرین کی تعداد تقریبًا پانچ ہزار ہو گی شربت و شیرنی سے تواضع کیگئی۔ ہندو اصحاب کے اصرار سے بزبان کنڑی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ولادت بیان کئے گئے۔ ان لوگون نے بھی مسرت حاصل کی۔

قصبہ کورندہ تعلقہ تیسمت میں دو جلسے ہوئے مسجدوں کو پاک صاف کرکے روشنی سے بقعۂ نور کردیا گیا تھا۔ شب بیداری کے بعد صبح کی نماز جماعت کثیر سے ادا ہوئی۔ سلام اور فاتحہ کے بعد حضار مجلس نے بہ خلوص دل اپنے مالک حقیقی سے اپنے مالک مجازی کی سلامتی اور ملک کی فلاح و بہبودی کی دعا مانگی۔ دوسرے روز عبد الغنی خاں صاحب نے اپنے مکان پر جشن کیا۔ شرکت مجلس کے لئے یہ ہدایت تھی کہ کوئی صاحب بلا وضو نہیں جاسکتے۔ چاندنیوں کے صاف اور پاک فرش کے اوپر بھی بمزید احتیاط صاف چادریں بطور دسترخوان بچھا دی گئی تھیں اور درود شریف پڑھنے کے لئے دھوئے ہوئے بادام پھیلائے گئے تھے۔ بعد نماز عشا سب سے پہلے درود شریف پڑھا گیا اور اس دوران میں اہل محفل کو بار بار عطر ملا جاتا تھا۔ اس کے بعد منتظم صاحب نے وعظ فرمایا حاضرین متاثر ہوئے چاء و پان سے تواضع کیگئی۔

قصبۂ ہٹ تعلقہ بسمت نگر میں میلاد مبارک کا جلسہ ہوا ختم قرآن کے بعد شیرینی تقسیم ہوئی اور دعا مانگی گئی۔ اطعام کا انتظام بھی نمبردار صاحب نے کیا اور صاحب سب انسپکٹر بھی مستعدی سے شریک جلسہ رہے اور اہل اسلام آپ کے حسن انتظام سے خوش اور ممنون ہوے۔

ف ۸۴ قصبہ ساگاوں تعلقہ مومن آباد میں بھی بارہ روز تک روزانہ صبح میں قرآن شریف کا ختم اور شام کو ذکر مبارک ہوا کرتا تھا۔ بارھویں شب میں بڑے پیمانہ پر جلسہ ہوا روشنی کی گئی وعظ ہوا۔ چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی اور دعائے سلامتی خسرو دکن پر جلسہ ختم ہوا۔

دندگل جاگیر نواب سالار جنگ بہادر میں بھی جشن میلاد منایا گیا۔ جاگیر سے پچیس روپیہ اس تقریب کے لئے عطا ہوے کشن راؤ صاحب تحصیلدار و منصف صاحب وقت نے بھی کافی چندہ دیا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا بعد اطعام جملہ بچوں کو فرداً فرداً انعام بھی دیا۔ حضرت اقدس اعلیٰ کی سلامتی کی دعا مانگی گئی اور جلسہ بخیر و عافیت ختم ہوا۔

یلندو۔ نواب صدر یار جنگ بہادر اہالیان ایلندو کی درخواست پہ تاریخ ۱۲ ربیع الثانی پانچ بجے فائز اسٹیشن ہوے مدرسہ وسطانیہ کے

والنٹیر اور حضرات و عہدہ داروں نے استقبال کیا۔ پھر جلوس کے ساتھ
موٹر کار میں جائے قیام تک پہنچا کر واپس ہوئے۔ مسجد بلینڈو میں جلسہ ٹھیک
نو بجے شروع ہوا۔ سب سے پہلے قاری محمد عبدالکریم صاحب نے قرأت سے
جلسہ کی ابتدا کی بعد میں حبیب اللہ صاحب نے نعت پڑھی اس کے بعد
جناب صدر الصدور صاحب کا وعظ کلمۂ توحید پر شروع ہوا لوگوں پر
اس کا نہایت اچھا اثر قایم ہوا حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ زاں بعد
ڈاکٹر محمد علی صاحب قادری و حاجی عبدالرؤف صاحب واعظ
سرکاری و قاری عبدالکریم صاحب کا وعظ رات کے دو بجے تک ہوتا
رہا۔ دوسرے روز بعد نماز مغرب نواب صدر یار جنگ بہادر کا مکرر
وعظ ہوا کامل ڈیڑھ گھنٹہ تک وعظ ہوتا رہا لیکن نہایت پر اثر تھا ان
جلسوں میں ہندو برہمن مارواڑی بھی شریک تھے جملہ شرکاء جلسہ کی
تعداد بارہ سو کے قریب ہوگی۔

بلینڈو کے مسلمانوں کو صدر الصدور صاحب کا وعظ بہت پسند
آیا۔ سبھوں نے آپ کے حق میں دعا دی۔

ف ۸۵ ۔ رائچور۔ یہاں ایک انجمن بارہ ارکان سے مرکب ہے

ہر رکن نے اپنے ہاں مجلس میلاد منعقد کرنے کا ارادہ کیا لیکن عدم رویت چاند کی وجہ سے دوسری تاریخ سے عمل شروع ہوا عام لوگوں کو محفل منعقد کرنے کی ترغیب دینے کے لئے مختلف طریق عمل اختیار کئے گئے۔ چند اشعار جو اس غرض سے لکھے گئے تھے جلوس کی جماعت پڑھا کرتی تھی۔

اک جوش ہے عالم میں بڑی دھوم مچی ہے ۔۔۔ اس ماہ میں میلادِ رسولِ عربی ہے
اس ماہ میں خالق سے ہو وصل بھی حاصل ۔۔۔ اس ماہ میں آقا کو رسالت بھی ملی ہے
اس ماہ میں بت ٹوٹ گئے سارے جہاں کے ۔۔۔ اس ماہ میں اسلام کی بنیاد پڑی ہے
انجم یہ خبر روز ملے مجھ کو یہاں پر ۔۔۔ ہر گھر میں بپا جلسہ میلاد نبی ہے

۹۔۱۰۔۱۱ تاریخ میں بڑے دھوم دھام کے جلسے ہوتے رہے یعنی پانچ پانچ چھ چھ جلسے ہوئے رات کے آٹھ بجے سے صبح کے پانچ بجے تک یہ عمل رہا۔ تمام مساجد اور مسلمانوں کے مکانوں اور دکانات پر روشنی ہوئی۔ صبح کو انجمن سے علم نبوی نکالا گیا جس کے ساتھ طلبائے مدارس اور علمائے انجمن و شرفاء مقامی تھے یہ علم دھوم دھام سے نو بجے جامع مسجد پہنچا اور نصب کیا گیا غرض جلسہ کے کامیاب بنانے میں ارکان انجمن نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی عطر اور پان، پھول و شیرنی سے حاضرین کی تواضع کی گئی اعلیٰحضرت تاجدار دکن

کے لئے دعائے فتح و نصرت و درازیٔ عمر کی گئی اور جلسہ مع الخیر ختم ہوا۔

ف ۸۶ بھانسواڑی۔ قصبۂ کلور۔ قصبۂ کلملہ۔ قصبۂ ارکرہ قصبۂ کلدیال میں بھی اچھے پیمانہ پر جلسے ہوئے روشنی کا ہر جگہ انتظام تھا غرباء کو کھانا کھلایا گیا ختم قرآن شریف و مولود خوانی میں لوگوں نے رات گذاردی۔

تعلقہ آشٹی ضلع بیڑ میں منصف صاحب کی سعی سے نہایت شاندار جلسہ ہوا منصف صاحب نے خود ہی سرور کائنات کے محاسن و اخلاق اور اسلام کے برکات کو موثر طریقہ سے بیان کیا جس سے لوگ آبدیدہ ہوگئے اس مجمع میں ہمارے ہندو اصحاب بھی شریک تھے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی درازی عمر و اقبال کی دعا کے موقع پر ہندو مسلمانوں نے سب ملکر آمین کہا۔ کئی سو آدمیوں کو غلہ تقسیم کیا گیا۔ غریب پردہ دار بیوگان کو کپڑا دیا گیا یتیم و نادار طلباء مدرسہ کو دس جوڑے کپڑوں کے دئے گئے۔

ف ۸۷ چیچولی ضلع گلبرگہ میں بھی جشن میلاد النبی منعقد ہوا ختم کلام اللہ کے بعد قرأت سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ طلبائے مدرسہ نے حمد باری اور بادشاہ ظل اللہ حضرت میر عثمان علی خاں بہادر کی سلامتی کی نظم پڑھی اس جلسہ میں اہل ہنود بھی تھے۔ حاضرین کی تواضع چائے و شیرنی سے کی گئی

۸۸ آتماکور حلقۂ ورنگل میں جلسۂ میلاد کا انعقاد ہوا شب میں وعظ ہوا سرکار کے اخلاقی حالات بیان کئے گئے۔ اعلیٰ حضرت کی درازی عمر کی دعا مانگی گئی شیرنی تقسیم ہوی۔

عثمان آباد۔ منصرم اول تعلقدار ضلع کے حسن انتظام سے جلسہ میلادالنبی اعلیٰ پیمانہ پر منایا گیا۔ سرکار دو عالم کے حالات ولادت کے بیان کئے گئے قصائد خوانی ہوی۔ اعلیحضرت کی درازی عمر کی دعا مانگی گئی۔ بعد تقسیم شیرنی جلسہ برخاست ہوا۔

۸۹ مٹھوارہ میں بعد نماز جمعہ مسجد مدرسۂ اسلامیہ فوقانیہ میں متعدد قرآن شریف ختم ہوے جلسہ کا آغاز قرأت سے ہوا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میلاد مبارک و اسوۂ حسنہ بیان کئے گئے۔ آخر میں بعد سلام و دعائے سلامتی حضرت اقدس و اعلیٰ و شہزادگان بلند اقبال شہزادیان ہمایوں فال جلسہ مبارک اختتام پایا شیرنی تقسیم ہوی۔

پرلی تعلقۂ مومن آباد میں تین تاریخوں میں تین مقام پر جلسہ کا انعقاد ہوا شب بھر سماعت وعظ و ادائے نوافل و نعت خوانی ہوتی رہی صبح میں قرآن شریف کا ختم ہوا اور اطعام غرباء و تقسیم شیرنی کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تعلقہ ملگ ضلع ورنگل میں بھی بڑے اہتمام سے جلسہ میلاد النبی کا انعقاد عمل میں آیا۔ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ ختم قرآن شریف کے بعد اعلیٰحضرت مدظلہ کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا۔

۹۰ ۔ ضلع پربھنی میں قادر علی صاحب وکیل اور دیگر محلہ داروں نے محلہ عثمان گنج میں جلسہ میلاد کا انعقاد کیا مولوی غلام غوث صاحب نے محاسن و تعلیمات اسلام پر موثر وعظ فرمایا معزز ہنود و اصحاب بھی مدعو تھے مسلمانوں نے پابندی نماز کا عہد کیا۔ غرض مسلمان نماز کے سخت پابند ہو گئے جناب کیقباد صاحب مہتمم پولیس کی جانب سے بھی جلسہ کا انعقاد ہوا انتظام نہایت معقول تھا مقامی عہدہ داران اور تمام وکلاء اور دیگر معزز اصحاب شریک جلسہ تھے ابتداءً قصیدہ بردہ پڑھا گیا اس کے بعد مولوی انور علی صاحب نے نعت سنائی اور پھر مولوی غلام غوث صاحب کا وعظ ہوا کہ اسلام دین فطرۃ ہے اس تقریر سے تعلیم یافتہ طبقہ بہت محظوظ ہوا آخر میں مولوی الشیخ محمد صاحب عمودی نے اتباع شریعت پر پرجوش و برجستہ تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن صبح کو قرآن شریف کا ختم کیا گیا اور کثرت سے لوگوں کو

کھانا کھلایا گیا۔ پھر عمر عثمان کمی نے بشیر گنج میں اور قادر خاں صاحب محلہ
روشن خاں میں وعظ و میلاد شریف کا انتظام کیا وہاں بھی مولوی غلام غوث
صاحب نے محققانہ وعظ فرمایا۔ غرض اسی طرح جلسہ بخیر و عافیت ختم ہوا۔

میلاد مُبارک کے جلسوں کے انعقاد کے زمانہ میں اتفاق سے
جناب مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کی حیدرآباد میں تشریف
فرمائی ہوی آپ کے وعظ سے لوگوں نے جو مسرت قلبی حاصل کی اور لطف
اُٹھایا ہے۔ اس کا ذکر مجالس میلاد مبارک کے واعظین کے سلسلہ میں
کیا گیا ہے لیکن ایک بات رہ گئی ہے اس کا اظہار ضروری ہے وہ یہ ہے،
کہ مولوی فیض الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کی تحریک پر مولوی صاحب
موصوف ہی کے مکان پر روزانہ بعد مغرب مولانا شبیر احمد صاحب نے تفسیر القرآن
کا درس شروع فرمادیا اور تقریباً ایک مہینہ سے زائد عرصہ تک اس کا سلسلہ
جاری رہا۔ پہلے تو ایک محدود جماعت تھی لیکن روزانہ اسمیں ترقی ہو کر
یہ جماعت مجمع عظیم کی صورت اختیار کی۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ مولوی
فیض الدین صاحب کا مکان بھی مجمع کیلئے ناکافی ہو گیا۔

قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت اور اوسکی عظمت اور اسلام کی

صداقت مولانا نے حاضرین کے دل میں خوب جمادی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت اور مفید ہدایتوں کا جو اثر صحابۂ کرام پر ہوا اس کو عمدہ طریقوں اور عام فہم تمثیلات سے ظاہر کیا۔ غرض آپ کی خوش بیانی اور موشگافی سے لوگوں نے خوب لطف حاصل کیا۔ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ملک کے جلیل القدر امیر نواب لطف الدولہ بہادر کی بھی تشریف فرمائی ہوئی تھی۔ اعلیٰ عہدہ داروں میں نواب حیدر نواز جنگ بہادر بھی آئے تھے۔ مسٹر کیقباد بھی روزانہ آتے اور تفسیر سنکر مسرت حاصل کرتے تھے یہ مجلس ۱۵ رجب کو ختم ہوئی اور ۱۷ رجب کو صبح کی گاڑی سے آپ مدراس تشریف لیگئے خدا حافظ کہنے کے لئے خاصہ مجمع اسٹیشن پر موجود تھا حاضرین مجلس کو مولانا کی تشریف لیجانے اور تفسیر کی مجلس ختم ہونے سے سخت رنج ہوا۔

تمت

فہرست مقاماتِ وعظ عالیجناب نواب صدر یار جنگ بہادر

نمبر	تاریخ و روز	مقام	نمبر	تاریخ و روز	مقام
۱	۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ چہارشنبہ	مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ	۱۶	۲۹ ر دوشنبہ	مغل پورہ
۲	۱۱ ر پنجشنبہ	بنگلہ صاحبزادی نواب سر وقار الامرا مرحوم علاقہ افضل گنج	۱۷	غرہ ربیع الثانی چہارشنبہ	معتمدی تعمیرات
۳	ایضاً	مسجد افضل گنج	۱۸	۶ ر دوشنبہ	مسجد شرف الدین خاں مرحوم محلہ بنگلہ بنی صاحب
۴	۱۲ ر جمعہ	شریف منزل کٹلمنڈی	۱۹	ایضاً	نبی خانہ مولوی محمد اکبر مرحوم محلہ اردو
۵	۱۵ ر دوشنبہ	معتمدی سیاسیات	۲۰	۹ ر پنجشنبہ	مغل پورہ
۶	۱۸ ر پنجشنبہ	گلبرگہ شریف مسجد اسٹیشن بازار	۲۱	ایضاً	شاہ علی بنڈہ
۷	۱۹ ر جمعہ	〃 جامع مسجد	۲۲	ایضاً	مکان ڈاکٹر محمد حسین صاحب
۸	ایضاً	〃 مومن پورہ	۲۳	۱۰ ر جمعہ	مکان خلیل الزماں صاحب بیرسٹر اسٹیشن روڈ
۹	۲۰ ر شنبہ	باغ عامہ	۲۴	۱۲ ر یکشنبہ	(دورہ) بلینڈو
۱۰	۲۳ ر سہ شنبہ	رفعت منزل	۲۵	۱۳ ر دوشنبہ	〃 مسجد میں ہی
۱۱	۲۵ ر پنجشنبہ	فرحت منزل	۲۶	۲۰ ر دوشنبہ	مسجد بخشی بازار محلہ سلطان شاہی
۱۲	۲۶ ر جمعہ	چنچل گوڑہ	۲۷	ایضاً	عاشور خانہ شاہی
۱۳	ایضاً	جامع مسجد بلدہ چارمینار	۲۸	۲۲ ر چہارشنبہ	مدرسہ فوقانیہ چادر گھاٹ
۱۴	۲۷ ر شنبہ	مدینہ مسجد شاہ گنج			
۱۵	۲۸ ر یکشنبہ	فرسٹ لانسرز			

تختۂ مقامات وعظ عالیجناب مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل

نمبر	تاریخ و سنہ	مقام	نمبر	تاریخ و سنہ	مقام
۱	یکم ربیع المنور سنہ دوشنبہ	بمکان مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل محلہ پنجہ شاہ	۱۸	۱۲ ربیع المنور جمعہ	بمکان مولوی محمد حسام الدین صاحب فاضل پنجہ شاہ
۲	۲ ر ” سہ شنبہ	ایضاً	۱۹	۱۳ ر ” شنبہ	اندرون دبیرپورہ
۳	۳ ر ” چہارشنبہ	ایضاً	۲۰	۱۴ ر ” یکشنبہ	کوچہ لچھمن لال
۴	۴ ر ” پنجشنبہ	ایضاً	۲۱	ایضاً	بیرون دبیرپورہ عقب امین کچہری
۵	۵ ر ” جمعہ	ایضاً	۲۲	۱۵ ر ” دوشنبہ	ملک پیٹھ محبین باغ
۶	۶ ر ” شنبہ	ایضاً	۲۳	ایضاً	فیلخانہ قدیم متصل مسجد عثمانیہ
۷	۷ ر ” یکشنبہ	ایضاً	۲۴	۱۶ ر ” سہ شنبہ	معظم شاہی بمکان عبدالرشید صاحب
۸	۸ ر ” دوشنبہ	ایضاً	۲۵	ایضاً	مسجد افضل گنج
۹	۹ ر ” سہ شنبہ	ایضاً	۲۶	۱۸ ر ” پنجشنبہ	ملک پیٹھ
۱۰	۱۰ ر ” چہارشنبہ	ایضاً	۲۷	ایضاً	کرماگوڑہ متصل درگاہ حضرت اعلےٰ شاہ صاحب
۱۱	۱۱ ر ” پنجشنبہ	مسجد منڈی میر عالم	۲۸	”	زیر کٹہ تالاب مسجد غوثیہ محلہ امام باڑہ
۱۲	ایضاً	تا کہ کوتوالی بیرون یاقوت پورہ	۲۹	۱۹ ر ” جمعہ	سلطان شاہی مسجد قریب تکیہ شاہ
۱۳	ایضاً	بمکان مولوی محمد حسام الدین صاحب پنجہ شاہ	۳۰	ایضاً	اندرون یاقوت پورہ مسجد کمبل پوشاں
۱۴	ایضاً	کٹہ تا آمد جلیہ بمکان سید حجت ولایت علی صاحب	۳۱	۲۰ ر ” شنبہ	مسجد دارالشفاء
۱۵	ایضاً	روبرو کوٹھی نواب محسن الملک اندرون نظام جاہی	۳۲	۲۲ ر ” دوشنبہ	اندرون لال دروازہ
۱۶	ایضاً	رسالہ عبداللہ	۳۳	۲۳ ر ” سہ شنبہ	بیگم بازار مسجد بالن چودھری
۱۷	۱۲ ر ” جمعہ	بمکان نواب رسول یار جنگ بہادر	۳۴	۲۴ ر ” چہارشنبہ	بیرون یاقوت پورہ متصل مچھلی تی نالہ

نمبر	تاریخ	مقام
۳۵	۲۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۶ھ پنجشنبہ	اندرون کمان سوکی میر
۳۶	۲۶ ؍ ؍ جمعہ	مسجد حویلی قدیم
۳۷	ایضاً	کوچۂ میر معانی خاں کوکہ ٹی
۳۸	؍؍	گھانسی بازار مسجد تقی بیگم صاحبہ
۳۹	۲۷ ؍ ؍ شنبہ	بیگم بازار مسجد چندا صاحب
۴۰	۲۸ ؍ ؍ یکشنبہ	جیا گوڑہ
۴۱	؍ ؍ ؍	بیرون دبیرپورہ الاوہ بی بی مسجد عثمانیہ
۴۲	۲۹ ؍ ؍ دوشنبہ	قریب اسٹیشن یاقوت پورہ مسجد محلہ احسن اسد خاں
۴۳	۲ ربیع الثانی پنجشنبہ	چنچلگوڑہ بمکان شیخ محمد رضا صاحب محمودی
۴۴	۳ ؍ ؍ جمعہ	شاہ علی بنڈہ چوک کے پاس مدرسہ تعلیم العلوم
۴۵	۴ ؍ ؍ شنبہ	اعتبار چوک دیوڑھی نواب سعید الدولہ بہادر
۴۶	۶ ؍ ؍ دوشنبہ	بنگلہ منشی صاحب مسجد شرف الدین خاں
۴۷	۷ ؍ ؍ سہ شنبہ	لنگم پلی خورد
۴۸	۹ ؍ ؍ پنجشنبہ	اندرون لال دروازہ بمکان ڈاکٹر محمد حسین صاحب
۴۹	ایضاً	درگاہ حضرت نور الدین شاہ قادری
۵۰	۱۰ ؍ ؍ جمعہ	پنجہ شاہ بمکان اکبر بادشاہ صاحب
۵۱	۱۵ ؍ ؍ چہارشنبہ	دار الشفا مسجد مدحت جنگ بہادر
۵۲	۱۶ ؍ ؍ پنجشنبہ	قطبی گوڑہ۔ شافی منزل
۵۳	۱۷ ؍ ؍ جمعہ	پنجہ شاہ مسجد منصور خاں
۵۴	۱۹ ؍ ؍ یکشنبہ	بیرون یاقوت پورہ عقب مسجد کمیلہ
۵۵	۲۰ ربیع الثانی دوشنبہ	عاشور خانۂ شاہی
۵۶	ایضاً	سلطان شاہی مسجد بخشی بازار
۵۷	۲۳ ؍ ؍ پنجشنبہ	عثمان پورہ مسجد چونٹی شاہ
۵۸	ایضاً	ہری باولی بمکان شریعت پناہ بلدہ
۵۹	۲۶ ؍ ؍ یکشنبہ	مسجد کمان سوکی میر
۶۰	۲۷ ؍ ؍ دوشنبہ	کاچی گوڑہ بمکان تحصیلدار رضا مہر صاحب
۶۱	ایضاً	اسٹیشن دبیرپورہ
۶۲	یکم جمادی الاولیٰ جمعہ	عاشور خانہ شاہی
۶۳	۴ ؍ ؍ دوشنبہ	چھاؤنی غلام مرتضیٰ الکنداں
۶۴	۷ ؍ ؍ پنجشنبہ	سنگاریڈی ضلع میدک بمکان [illegible] صاحب
۶۵	۸ ؍ ؍ جمعہ	ایضاً مسجد جامع
۶۶	ایضاً	اندرون دروازہ گولی پورہ قریب مارکٹ
۶۷	۹ ؍ ؍ شنبہ	قریب لالہ گوڑہ موضع ناچارم
۶۸	۱۳ ؍ ؍ چہارشنبہ	بیرون دروازہ دودھ باؤلی عمدہ بازار
۶۹	۱۶ ؍ ؍ شنبہ	رسالہ عبد اللہ قدیم مسجد فصیح جنگ
۷۰	۲۱ ؍ ؍ پنجشنبہ	بیرون یاقوت پورہ کارخانہ صنعت ہند
۷۱	۲۲ ؍ ؍ جمعہ	مستعد پورہ
۷۲	۲۴ ؍ ؍ شنبہ	مسجد باؤلی مرغ خانہ
۷۳	۲۶ ؍ ؍ دوشنبہ	اندرون لال دروازہ مسجد لال بادشاہ
۷۴	۱۳ جمادی الآخر پنجشنبہ	شاہ گنج خانہ باغ نواب معین الدولہ بہادر